تنظیم اسلامی کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

12

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 واں سال

18 تا 24 شعبان المعظم 1443ھ / 22 تا 28 مارچ 2022ء

مسلمانانِ پاکستان! مہلت کہیں ختم نہ ہو جائے!

مسلمانانِ پاکستان اللہ تعالیٰ کی جانب سے بڑے سخت امتحان اور کڑی آزمائش سے دوچار ہیں اور ہر حساب و کتاب سے ماوراء اور بڑی سے بڑی توقعات سے بھی بڑھ کر جو احسانِ عظیم [نفاذِ اسلام کے وعدہ پر آزاد و خود مختار ملک عطا کرنے کی صورت میں] قدرت نے کیا تھا، اس کی ناقدری و ناشکری اور صریح وعدہ خلافی پر سزا کا ایک بہت سخت کوڑا مشرقی پاکستان کے سقوط اور وہاں انتہائی ذلت آمیز شکست کی صورت میں ہماری پیٹھ پر پڑ چکا ہے۔ تاہم واقعہ یہ ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس قانون کا مظہر ہے کہ (ترجمہ): ''ہم انہیں (آخری اور) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے، شاید کہ یہ (اپنی روش سے) باز آجائیں'' (السجدہ: 21) اللہ تعالیٰ نے ابھی آخری سزا نہیں دی اور تلافیٔ مافات کی مہلت عطا کی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ یہ بچا کھچا پاکستان بھی ہرگز کوئی حقیر شے نہیں ہے بلکہ وسائل اور امکانات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ ابھی مشرقی پاکستان بھی نام کی تبدیلی کے باوجود ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے ان ہی حدود کے ساتھ دنیا کے نقشے پر قائم ہے جن کے ساتھ 1947ء میں اس کا ظہور ہوا تھا۔ گویا ابھی موقع ہے کہ اگر جگر کے اس شعر کے مطابق کہ ؎

چمن کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
چمن میں آ سکتی ہے پلٹ کر چمن سے روٹھی بہار اب بھی

ہم اپنی روش کو اس آسمانی منصوبے کے مطابق اور موافق بنا لیں جس کی ایک کڑی پاکستان کا قیام ہے تو کوئی عجب نہیں کہ برصغیر کے اس گوشے میں اسلام کا از سرِ نو تمکن و استحکام جہاں آج سے تیرہ سو سال قبل صنم خانہ ہند کا اوّلین، دارالاسلام قائم ہوا تھا، اس کے کسی نئے عروج کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ ع ''رازِ خدائی ہے یہ، کہہ نہیں سکتی زبان'' بصورت دیگر ہمارا حشر اس شخص کا سا ہوگا، جس کا ذکر سورۃ الاعراف کی آیات 175,176 میں آیا ہے۔ ''جسے ہم نے اپنی خاص نشانیاں عطا کی تھیں مگر وہ ان سے بھاگ نکلا، تو پیچھے لگ گیا اس کے شیطان اور شامل ہو کر رہا وہ سخت گمراہوں میں، اور اگر ہم چاہتے تو اسے اپنی نشانیوں کے طفیل رفعتوں کا مکین بنا دیتے مگر وہ بدبخت تو زمین ہی کی جانب جھکتا چلا گیا۔'' گویا اس صورت میں اندیشہ ہے کہ ع ''ہماری'' داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں!

استحکامِ پاکستان
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (19)
پاکستان کا معاشرہ

عمل کے لحاظ سے کافر کون؟

تحریک عدمِ اعتماد:
توقعات اور امکانات

حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا

تربیت گاہ برائے مدرسین

نگاہ کی حفاظت کیجئے!

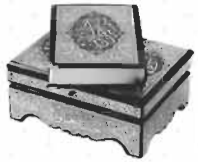

الہدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 978

خرچ میں میانہ روی: محتاجی سے تحفظ

سُوۡرَۃُ الۡفُرۡقَان | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 67، 68

وَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَ لَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَ کَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَ الَّذِیۡنَ لَا
یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَ لَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لَا یَزۡنُوۡنَ ۚ
وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ۙ

آیت ۶۷: ﴿وَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَ لَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَ کَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾﴾ ’’اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ (ان کا معاملہ) اس کے بین بین معتدل ہوتا ہے۔‘‘

اگرچہ کسی بھی معاملے میں اعتدال قائم رکھنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے مگر اللہ کے ان بندوں کی سیرت ایسی پختہ (mature) ہوتی ہے کہ انہیں اپنے اخراجات کے اندر اعتدال اور توازن قائم رکھنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔

آیت ۶۸: ﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ﴾ ’’اور وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو‘‘ ﴿وَ لَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لَا یَزۡنُوۡنَ ۚ﴾ ’’اور نہ ہی قتل کرتے ہیں کسی جان کو جس کو اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ‘ اور نہ ہی کبھی وہ زنا کرتے ہیں‘‘

حق سے مراد یہاں وہ قانونی صورتیں ہیں جن صورتوں میں کسی انسان کی جان لی جا سکتی ہے‘ یعنی قتل کے بدلے قتل‘ مرتد کا قتل‘ حربی کافر کا قتل اور شادی شدہ زانی کا رجم۔

اس آیت میں تین کبیرہ گناہوں کا ذکر ہوا ہے: شرک‘ قتل ناحق اور زنا۔ شرک کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دو دفعہ فرمادیا کہ مشرک کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور قتل ایسا بھیانک گناہ اور جرم ہے جس سے تمدن کی جڑ کٹتی ہے‘ جبکہ زنا سے معاشرہ گندگی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ایسے کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کے لیے چھوٹے گناہوں سے معافی کی خوشخبری سنائی ہے: ﴿اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡہَوۡنَ عَنۡہُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ نُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا ﴿۳۱﴾﴾ (النساء) ’’اگر تم لوگ بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزّت والی جگہ داخل کریں گے۔‘‘

﴿وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾﴾ ’’اور جو کوئی بھی یہ کام کرے گا وہ اس کی سزا کو حاصل کر کے رہے گا۔‘‘

درس حدیث

کسی کی نقل اتارنا

عَنۡ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتۡ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَا اُحِبُّ اَنِّیۡ حَکَیۡتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِیۡ کَذَا وَ کَذَا)) (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں پسند نہ کروں گا کہ کسی کی نقل اتاروں‘ خواہ مجھے اتنا اور اتنا معاوضہ مل جائے۔‘‘

تشریح: زبان سے گالی گفتار‘ لعن طعن اور سخت کلامی یا پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا تو سب سمجھدار لوگ برا سمجھتے ہیں اور اس کو چھوڑ دینے کی نصیحت بھی کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ یہ باتیں باہمی میل جول کے لیے زہر قاتل ہیں۔ اس حدیث میں جس چیز سے منع فرمایا گیا ہے یہ ایذا رسانی اور غیبت کی بدترین شکل ہے۔ دوسروں کی نقلیں اتارنا خواہ تفریح طبع کے لیے ہو یا تضحیک اور رسوائی کے لیے، انتہائی مذموم اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے۔ اس سے نہ صرف دوسرے کی توہین ہوتی ہے بلکہ نقل اتارنے والا خود بھی اپنے آپ کو دوسروں کی نگاہوں میں گرا لیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (قسط:19)

پاکستان کا معاشرہ

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل کے حوالے سے مسلمانانِ پاکستان کے طرزِ بود و باش میں معاشرتی پہلو کی عمومی تصویر کشی گزشتہ قسط میں کی گئی تھی کہ کس طرح آزادی کے بعد مغربیت کے سامنے بحیثیت قوم ہماری مزاحمت دم توڑتی چلی گئی اور ہم نظریۂ اسلام کی عملی تعبیر کی طرف بڑھنے کی بجائے یعنی پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانے کی بجائے جس کے لیے جان و مال کی عظیم قربانیاں پیش کی گئی تھیں اور انسانی تاریخ کی عظیم ترین ہجرت ہوئی تھی ہم اپنے پرانے آقاؤں کی اُس تہذیب کو اپناتے چلے گئے بلکہ خود پر مسلط کر لی۔ جس کے بارے میں مصورِ پاکستان شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا ؎ اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

بہرحال اب ہم پاکستان کی معاشرت پر اثر انداز ہونے والے چند اہم واقعات اور محرکات کا تذکرہ کریں گے تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ ہمارے معاشرے کو تباہی سے دوچار کرنے میں کس کا کتنا ہاتھ ہے۔ عائلی قوانین کے حوالے سے بعض سرکاری دستاویزات مثلاً شادی، طلاق کی رجسٹریشن وغیرہ تو فی نفسہٖ یقیناً بے ضرر ہیں، بلکہ دنیوی معاملات کو طے کرنے کے لیے سودمند ہیں۔ لیکن مرد کو ایک سے زائد شادی کرنے کے لیے کسی حکومتی مصالحتی ادارے کا یا پہلی بیوی یا بیویوں کی اجازت کا محتاج بنا دینا یکسر خلافِ شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ مرد کو ایک وقت میں چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیتا ہے ایسی صورت میں کسی قانون سازی سے اللہ تعالیٰ کی فراہم کردہ اس اجازت کے راستے میں رکاوٹ کھڑی کرنا لازماً خلافِ شریعت ہے۔ العلیم اور الحکیم ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ لہٰذا اُس نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت اپنے علم اور حکمت کی بنیاد پر دی ہے، لہٰذا اگر کوئی حکومت یا معاشرہ ایسی قانون سازی کرتا ہے جس سے مرد کا یہ اختیار مفلوج، منسوخ یا محدود ہوتا ہے تو یہ مالکِ کائنات کے خلاف کھلی بغاوت ہے، یہ ظلم ہے جو کسی صورت روا نہیں رکھا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک طرف مرد کو یہ اجازت تو دیتا ہے لیکن دوسری طرف خود قرآن پاک میں اور اپنے آخری رسول ﷺ کی مبارک سیرت و سنت کے ذریعے مرد کی شخصیت کو ایسی اخلاقی تعلیم و تربیت سے مزین کرتا ہے کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی میں عدل کو بنیاد بنا کر توازن قائم کر سکے۔

بدقسمتی سے پاکستان میں ایک فوجی طالع آزما نے ایک منکر حدیث کی ذمہ داری لگائی کہ وہ عائلی قوانین ترتیب دے اور پھر اُس نے خود ڈکٹیٹر کی حیثیت سے اُنہیں زبردستی مسلمانوں پر مسلط کر دیا۔ یہ عائلی قوانین مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے خلاف اسلام و شریعت قرار دے

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
18 تا 24 شعبان 1443ھ — جلد 31
22 تا 28 مارچ 2022ء — شمارہ 12
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دار الاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

دیئے۔ ان کے خلاف احتجاج بھی ریکارڈ کروایا، لیکن یہ تقریباً ساٹھ سال سے مسلمانانِ پاکستان پر مسلط ہیں اور بعد میں آنے والا کوئی بھی سول یا فوجی حکمران انہیں تبدیل نہ کرسکا۔ یہ عائلی قوانین خلافِ شریعت ہیں اور کس قدر اسلام کے معاشرتی نظام سے متصادم ہیں اس کا علماءِ کرام تفصیل سے زبانی اور تحریری طور پر ذکر کرچکے ہیں اور ہم ہرگز اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس میں کمی بیشی کرسکیں۔ قارئین اس حوالے سے علماءِ کرام کے دیئے گئے فتاویٰ سے استفادہ کریں۔

عائلی قوانین جیسے داخلی محرکات کی مزید تفصیل دینے سے پہلے ہم کچھ بیرونی محرکات اور عوامل کا ذکر کریں گے جو پاکستانی معاشرت پر اثر انداز ہوئے۔ عورت کو اپنے حقوق سے آشنا کرانے کے نام پر طاغوتی قوتوں نے دجالی ایجنڈے کے تحت کچھ بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کیں اور بظاہر ان کا مقصد عورت کے مسائل کو حل کرنا بتایا گیا۔ ان میں پہلی کانفرنس 1975ء میں ہوئی۔ دوسری کانفرنس Mexico میں منعقد ہوئی جس میں 67 ممالک نے حصہ لیا۔ تیسری کانفرنس 1985ء میں نیروبی میں ہوئی جس میں 130 ملک شریک ہوئے۔ اس کے بعد 1994ء میں قاہرہ کانفرنس ہوئی۔ اور 1995ء میں Beijing میں وہ کانفرنس منعقد ہوئی جس نے دنیا کی عورت کو بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن دیا، جسے BPFA کہا جاتا ہے۔ اور اس کانفرنس میں دنیا بھر سے تیس ہزار سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ 2000ء میں نیویارک میں عورتوں کی عالمی کانفرنس اقوامِ متحدہ کے خصوصی اجلاس کے طور پر منعقد کی گئی جس میں این جی اوز نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی اور دستاویز کی تیاری پر بھرپور طور پر اثر انداز ہوئیں۔ اسے بیجنگ پلس فائیو (B+5) کا نام دیا گیا اور 2005ء میں بیجنگ کانفرنس کی دسویں سالگرہ کو B+10 کا نام دیا گیا اور پاکستان میں بھی اسے بھرپور انداز میں منایا گیا۔

اس بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کے 12 مخصوص میدان کار ہیں جو عورت کی تمام زندگی کا احاطہ کرتے ہیں۔ اُس میں تعلیم، صحت، غربت، انسانی حقوق، ذرائع ابلاغ، ماحول معیشت، ادارہ جاتی نظام، مسلح جارحیت، فیصلہ سازی میں شمولیت اور تشدد کے موضوعات شامل ہیں۔ اور ہر سال حکومتیں اس کی پابند ہیں کہ عورت کے لیے اس حوالے سے جو کام ہوچکے ہیں اور جو ابھی باقی ہیں اور جو حکمتِ عملی ترتیب دی جاتی ہے، اُس کی ایک جامع رپورٹ اقوامِ متحدہ کو پیش کرے۔ گویا خوشنما نعروں کی آڑ میں مغربی اور دجالی تہذیب کو ہمارے معاشرے پر مسلط کرنے اور شعائرِ اسلام سے دوری پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

پاکستانی معاشرت اور معاشرتی اقدار کو تلپٹ کرنے میں کچھ بین الاقوامی معاہدات نے بھی کلیدی رول ادا کیا۔ ان میں سے سب سے خوفناک حملہ 1979ء میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی سے پاس کیے جانے والا سیڈا (CEDAW) معاہدہ ہے جو مخفف ہے:

"Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women"

اسے 3 دسمبر 1981ء میں قانونی حیثیت دی گئی اور آج پاکستان سمیت دنیا کے 181 ممالک اس کو منظور اور لاگو کرچکے ہیں۔ پاکستان نے 1996ء میں اس کو منظور کیا۔ حیرت کا مقام ہے کہ جن مٹھی بھر ممالک نے اسے منظور اور لاگو نہیں کیا ان میں سے ایک دنیا میں خواتین کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار خود امریکہ ہے۔ سیڈا کی 16 بنیادی شقوں کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس کے ذریعے معاشرتی خاص طور پر خاندانی نظام کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ ظاہری طور پر سیڈا کی شقات جو بھی ہوں لیکن پس پردہ ان کے مقاصد بہت واضح ہیں جن کی ایک اجمالی فہرست درج ذیل ہے:

1۔ عورتیں مردوں کی طرح ہوتی ہیں۔ 2۔ مرد کو تعدد ازدواج کی اجازت نہیں ہے۔ 3۔ بچوں کے نام ان کی ماؤں کے نام پر رکھے جائیں۔ 4۔ عورت کی عدت نہیں۔ 5۔ مرد کو عورت پر سرپرستی حاصل نہیں ہے اور باپ کو اپنی بیٹیوں کی سرپرستی کا کوئی حق نہیں۔ 6۔ مرد اور عورت کی میراث ایک ہے۔ 7۔ ایک مرد اپنے جیسے مرد سے شادی کرسکتا ہے، ایک عورت اپنے جیسی عورت سے شادی کرسکتی ہے۔ 8۔ خواتین کو اسقاطِ حمل کا حق حاصل ہے۔ 9۔ میاں بیوی دونوں کے لیے شادی سے باہر جنسی تعلقات کوئی جرم نہیں ہیں۔ 10۔ عورت جس سے چاہے تعلق قائم کرے اور جب چاہے جدا ہو جائے، اور جب چاہے دوبارہ جڑ جائے۔ 11۔ شادی کی عمر اٹھارہ سال کے بعد ہے۔ وغیرہم

بہرحال جو ملک یا معاشرہ اسلام سے وابستہ ہونے کے باوجود ان مغربی دجالی قوانین اور نظریات کے ساتھ کھڑا ہونا اور اس کا دفاع کرنا چاہتا ہے اسے جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کر رہا ہے اور اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کا انکار کر رہا ہے۔ جس کے دنیوی اور اُخروی لحاظ سے بدترین نتائج برآمد ہوں گے۔ (جاری ہے)

❁❁❁

عمل کے لحاظ سے کافر کون؟

(سورۃ الواقعہ کی آیات 75 تا 82 کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 04 مارچ 2022ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

ہم سورۃ الواقعہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ زیر مطالعہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی قسم اُٹھا کر قرآن کی عظمت کو بیان فرمایا:

﴿فَلَآ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ﴿۷۵﴾﴾ ''پس نہیں! قسم ہے مجھے ان مقامات کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔''

﴿وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ﴿۷۶﴾﴾ ''اور یقینا یہ بہت بڑی قسم ہے اگر تم جانو!''

﴿اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۷﴾﴾ ''یقینا یہ بہت عزت والا قرآن ہے۔''

آج جدید سائنس نے ان مقامات کا پتہ لگایا ہے جہاں ستارے اور کہکشائیں ڈوب کر فنا ہو جاتی ہیں لہٰذا آج کا انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی قسم ہے لیکن اتنی بڑی قسم اُٹھا کر اللہ تعالیٰ جس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کیا اُس کی عظمت کا بھی ہمیں اندازہ ہے؟ ہم ایمان والے جو قرآن حکیم کو مانتے ہیں وہ غور کریں کہ ہمارے معمولات میں، ہماری ترجیحات میں قرآن حکیم کی کتنی اہمیت ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ ﴿۷۸﴾﴾ ''ایک چھپی ہوئی کتاب میں۔''

پوشیدہ سے مراد محفوظ کتاب ہے۔ قرآن حکیم میں اس کے لیے لوح محفوظ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ سورۃ البروج کے آخر میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾﴾ ''بلکہ یہ تو قرآن ہے بہت عزت والا۔ لوحِ محفوظ میں (نقش ہے)۔''

یہ بات بھی معروف ہے کہ وہاں سے شبِ قدر کی رات اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے آسمان پر نازل فرما دیا اور وہاں سے تھوڑا تھوڑا کر کے نبی اکرم ﷺ پر اس کا نزول ہوا۔ البتہ یہ محفوظ کلام ہے۔ مشرکین مکہ الزام لگاتے تھے کہ یہ قرآن حکیم کہیں سے سیکھ کر لے آئے ہیں یا ان کو کوئی کاہن وغیرہ سکھا دیتا ہے جس کے پاس شیاطین اور جنات آ کر خبریں دیتے ہیں۔ یہاں بتایا جا رہا ہے کہ جو کلام محمد مصطفیٰ ﷺ پیش کر رہے ہیں وہ ایسی محفوظ اور پوشیدہ جگہ پر ہے جہاں کوئی شیطان یا جن نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی قرآن میں کوئی ملاوٹ کر سکتا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ﴿۷۹﴾﴾ ''اسے چھو نہیں سکتے مگر وہی جو بالکل پاک ہیں۔''

اس کی معروف اور رائج تفسیر یہ بیان کی گئی کہ لوح محفوظ تک صرف فرشتوں کی رسائی ممکن ہے اور وہ بھی اللہ کے حکم سے ہی وہاں جا سکتے ہیں۔ یہاں فرشتوں کی پاکیزگی کی طرف اشارہ کیا گیا۔ مُطَهَّرُوۡنَ کے ذیل

مرتب: ابوابراھیم

میں دو باتیں اور بھی اہل علم نے بیان فرمائیں۔ ایک فقہاء نے قرآن مجید کے آداب کے اعتبار سے مسئلہ بیان فرمایا کہ جب قرآن کو چھونا ہو تو باوضو ہو کر چھوا جائے۔ ایک شخص بے وضو ہے اور وہ بغیر چھوئے تلاوت کرنا چاہتا ہے تو تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن حکیم کو ہاتھ لگانے یا چھونے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔ البتہ جب غسل واجب ہو تو پھر تلاوت بھی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح عورت بھی اپنے مخصوص ایام میں تلاوت نہیں کر سکتی۔ تیسری تعبیر یہ کی گئی کہ قرآن مجید سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنے باطن کو پاک کیا جائے۔ اپنے عقیدے کو درست کیا جائے اور اپنے اندر تقویٰ پیدا کیا جائے۔ اگر دل پاک ہوں گے، باطن پاک ہوگا تو قرآن حکیم کے مضامین کو سمجھنا، قرآن سے راہنمائی لینا اور قرآن سے ہدایت کا حصول آسان ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے فرائض منصبی کے ذیل میں قرآن حکیم چار باتیں بیان فرماتا ہے اور چار ہی مرتبہ ان کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ سورۃ الجمعہ کی آیت 2 میں بھی یہ بات آئی:

﴿هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ق﴾ ''وہی تو ہے جس نے اٹھایا اُمّیین میں ایک رسول ان ہی میں سے' جو ان کو پڑھ کر سناتا ہے اُس کی آیات اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں تعلیم دیتا ہے کتاب و حکمت کی۔''

تلاوت کے ساتھ تزکیہ کا ذکر بھی آیا۔ یعنی اگر باطن پاک ہوتا رہے تو پھر ہدایت بھی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہر اور باطن کی پاکیزگی عطا فرمائے۔ آگے فرمایا:

﴿تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾﴾ ''اس کا اتارا جانا ہے ربّ العالمین کی جانب سے۔'' (الواقعہ)

یہ مخلوق کا کلام نہیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ پیش کر رہے ہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ان کو عطا ہوا ہے۔ یہاں مشرکین کو جواب دیا جا رہا ہے کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کلام انہوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے، معاذ اللہ۔ پھر قرآن حکیم یہ چیلنج بھی ان لوگوں کے سامنے رکھتا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ کسی مخلوق کا کلام ہے تو پھر تم ایسی ایک سورت لے آؤ۔ عربی تمہاری اپنی زبان ہے اور تمہارا اہل زبان ہونے کا بھی دعویٰ ہے، غیر عربوں کو تم عجمی (گونگے) کہتے ہو۔ لہٰذا قرآن سے ملتی جلتی ایک سورت ہی لے آؤ جو کہ تم ہرگز نہیں لا سکتے۔

یہ مشرکین اور کفار سے خطاب ہے جو قرآن کو نہیں مانتے تھے لیکن ہم بحیثیت مسلمان قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، ہم رب العالمین کو اپنا خالق، رازق اور مالک مانتے ہیں تو کیا اپنا حاکم بھی مانتے ہیں کہ نہیں؟ قرآن مجید میں تو تین بار یہ حکم آیا ہے:

﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ﴾ (یوسف:40)

’’اختیارِ مطلق تو صرف اللہ ہی کا ہے۔‘‘

جب ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن حکیم پر بھی ایمان رکھتے ہیں تو اس کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی مانیں جو قرآن مجید میں اللہ ہمیں دیتا ہے۔ اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے تابع کرنا بھی اس ایمان کا تقاضا ہے نہ کہ میری مرضی، میری مرضی کے نعرے لگائے جائیں۔ مسلمان تو رب کی مرضی کا پابند ہے۔ اسلام کا مطلب ہی خود کو رب کے سامنے سرنڈر کر دینا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾﴾ ’’تو کیا تم لوگ اس کتاب کے بارے میں مداہنت کر رہے ہو؟‘‘

توجہ نہ دینا، ترجیح نہ دینا، سستی اور کاہلی دکھانا، یہ سب مفاہیم مداہنت میں آتے ہیں۔ یہاں خطاب تو مشرکین سے ہے جو قرآن کو نہیں مانتے اور اس کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ ہم تو مسلمان ہیں، ہم بھی ذرا اپنے اندر جھانک کر دیکھیں، کیا ہم قرآن حکیم کے بارے میں مداہنت کا معاملہ نہیں کر رہے؟ سستی، کاہلی، نظرانداز کرنا، پس پشت ڈالنا، توجہ نہ دینا، جدوجہد نہ کرنا، ترجیح نہ دینا، یہ سب خرابیاں ہمارے اندر بھی ہیں یا نہیں؟ آج ہم دنیا کے حصول کے لیے اپنے بچوں پر لاکھوں کروڑوں خرچ کرتے ہیں، انہیں مہنگی سے مہنگی تعلیم دلواتے ہیں اور پھر لاکھوں روپے خرچ کر کے باہر کے ممالک میں بھیجتے ہیں، کس لیے؟ صرف اس لیے کہ دنیا کا مال و دولت حاصل ہو جائے، ان کا مستقبل سنور جائے۔ کیا ہم قرآن کی تعلیم پر بھی اتنا خرچ کرتے ہیں؟ یہ دنیا کی زندگی تو چند دن کی ہے جبکہ آخرت دائمی ہے۔ کیا ہمیں یہ فکر ہے کہ ہماری نسلوں کی آخرت سنور جائے؟ آخرت تو تب سنورے گی جب قرآن مجید پڑھیں گے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے جو احکام ہیں ان پر عمل پیرا ہوں گے۔ میڈیا دنیا بھر کی گندگی دکھاتا ہے، کیا قرآن کی تعلیم اس کی ترجیحات میں شامل ہے؟ تعلیمی اداروں میں میتھ، فزکس، کیمسٹری پڑھانے والے کو کیسی بھاری بھاری تنخواہیں دی جاتی ہیں اور قرآن پڑھانے والے کو کتنی تنخواہ دی جاتی ہے؟ گھر میں آنے والے ٹیوٹر کو بعض لوگ دس دس ہزار روپے ایک مضمون کے دیتے ہیں لیکن قرآن پاک پڑھانے والے مولوی صاحب کو کیا دیتے ہیں؟ بعض علاقوں کے بچوں کی پاکٹ منی دس دس ہزار روپے ہے اور مسجد کے امام کی تنخواہ چھ سات ہزار روپے ہوتی ہے اور پھر اس قوم، امت کا رونا ہے کہ برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر۔ لیکن اپنے اندر بھی جھانک کر دیکھیں کہ ہم اللہ کے احکامات کو کتنی ترجیح دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے سے کچھ قوموں کو بام عروج تک پہنچائے گا اور اسی کو ترک کرنے کے باعث کچھ کو ذلیل وخوار کر دے گا۔‘‘ (صحیح مسلم)

امت کی زبوں حالی اور زوال کی بنیادی وجہ قرآن حکیم کو پس پشت ڈال دینا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس امت کی ترجیحات میں اوّلین ترجیح قرآن مجید کو قرار دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خیر کم من تعلم القرآن و علمه))

اللہ کی ذات بڑی غیور ہے، اگر بندہ قرآن کو ترجیح دے، قرآن کے ساتھ جڑے تو حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو بندہ قرآن میں مشغول رہا اور اللہ سے دعا نہ کر سکا اللہ تعالیٰ اس شخص کو مانگنے والوں سے بڑھ کر بغیر مانگے عطا فرمائے گا۔‘‘ ہم بھی غیرت وحمیت دین کا مظاہرہ کریں، ہم بھی قرآن پاک کو اپنے معاملات میں ترجیح دیں تو اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو محسوس کریں گے۔ آج ہم معاشی، سیاسی اور معاشرتی اعتبارات سے مسائل کا شکار ہیں تو اس کی بنیادی وجہ الکتاب سے دوری ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے بارے میں فرماتا ہے:

پریس ریلیز 18 مارچ 2022ء

اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن منانے کی قرارداد کی منظوری پاکستان کی زبردست سفارتی فتح ہے

شجاع الدین شیخ

اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن منانے کی قرارداد کی منظوری پاکستان کی زبردست سفارتی فتح ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ 27 ستمبر 2019ء میں وزیراعظم پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے خطاب کے دوران اسلاموفوبیا کے خلاف بھرپور آواز اُٹھائی تھی۔ اس کے بعد گزشتہ تین سال کے دوران پاکستان نے عالمی سطح پر ہر سفارتی فورم پر اسلاموفوبیا اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سمیت منظم نفرت انگیزی کے انسداد اور مسلمانوں کے خلاف تفریق کے خاتمہ کے لیے بھرپور سفارتی کوشش جاری رکھی۔ اُنہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے تدارک کا عالمی دن قرار دینا مسلم دنیا کے لیے ایک اہم پیش رفت ہے جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں تلملا اُٹھی ہیں اور بھارت، فرانس اور یورپی یونین نے اس قرارداد پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت، اسرائیل اور فرانس سمیت مغربی قوتیں مسلمانوں پر ظلم وستم بڑھا رہی ہیں اور ریاستی سرپرستی میں مسلمانوں کے ساتھ تفریق، دشمنی اور تشدد جیسے اقدامات نے اُن کے انسانی حقوق کے علمبردار ہونے کے دعوے کی قلعی کھول دی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جنرل اسمبلی میں پاکستان کی جانب سے پیش کردہ اسلاموفوبیا کے خلاف قرارداد کی اتفاق رائے سے منظوری اور 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے تدارک کے عالمی دن کے طور پر منائے جانے کا اعلان ایک علامتی قدم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اُمت مسلمہ اس معاملہ پر متحد ہو اور دنیا میں جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم وستم اور تشدد جاری ہے اُس کے خلاف عملی اقدامات کیے جائیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

"اور اگر انہوں نے قائم کیا ہوتا تورات کو اور انجیل کو اور اس کو جو کچھ نازل کیا گیا تھا ان پر ان کے رب کی طرف سے تو یہ کھاتے اپنے اوپر سے بھی اور اپنے قدموں کے نیچے سے بھی۔" (المائدہ:66)

جس سرزمین پر اللہ کی کتاب کا نفاذ ہوتا ہے وہاں آسمان سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور زمین اناج اُگلتی ہے۔ آج الکتاب کی تکمیل شدہ اور فائنل شکل قرآن مجید ہے۔ آج قرآن کو ماننے والے قرآن کے احکام کا نفاذ کریں تو اللہ آسمان سے بھی برکتیں نازل فرمائے گا اور زمین سے نعمتیں عطا کرے گا۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو پھر اللہ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴﴾ (المائدہ) "اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔"

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵﴾ (المائدہ) "اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔"

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷﴾ (المائدہ) "اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے اُتارے ہوئے احکامات وقوانین کے مطابق، وہی تو فاسق ہیں۔"

اگر مسلمان طاقت رکھتا ہے اور قرآن کے احکام کو نافذ نہیں کرتا تو عملاً کفر کر رہا ہے۔ یہ خالق کائنات کے فتوے ہیں۔ عوام الناس ہوں یا حکمران ہوں ہم سب کا فرض ہے کہ ہم پہلے اپنی ذات پر قرآنی احکامات کا نفاذ کریں، پھر اپنے گھر بار، پھر اپنے ماحول معاشرے میں اس کے نفاذ کی کوشش اور جدوجہد کریں اور جن حکمرانوں کے پاس اختیار ہے اللہ ان سے بھی پوچھے گا کہ تم ایک نشست میں 33 بل پاس کروا لیتے تھے تو کیا تم سود کو ختم نہیں کروا سکتے تھے؟ بے حیائی کے طوفان کو روکنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ کیا اللہ نہیں پوچھے گا کہ تمہیں اختیار ملا، اقتدار ملا تو تم نے شریعت کو نافذ کیوں نہ کیا؟ تم نے ہماری عطا کردہ سزاؤں کو نافذ کرنے کی کوشش کیوں نہ کی؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔" (صحیح مسلم)

اگر باپ ہے تو اولاد کے بارے میں سوال ہوگا۔ شوہر ہے تو بیوی کے بارے میں سوال ہوگا، آقا ہے تو غلام کے بارے میں سوال ہوگا اور حکمران ہے تو عوام (رعایا) کے بارے میں سوال ہوگا۔ آج اللہ نے عمل کا موقع دیا ہے کل اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔ ایک کافر ہے جو مانتا ہی نہیں اس کو بھی ان آیات کے ذریعے توجہ دلائی جارہی ہے اور ایک ہم ماننے والے ہیں ہم کو بھی توجہ دلائی جارہی ہے کہ قرآن کے حقوق پورے کریں۔ آگے فرمایا:

﴿وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝۸۲﴾ "اور تم نے اپنا نصیب یہ ٹھہرا لیا ہے کہ تم اس کو جھٹلا رہے ہو!"

تم نے جھٹلانے کی روش کو اپنا وظیفہ بنا رکھا ہے۔

امام رازیؒ نے ایک رائے یہ بھی بیان کی کہ یہاں رزق سے مراد معاش کا معاملہ ہے۔ ان مشرکین مکہ کو پریشانی یہ تھی کہ ایک اللہ وحدہ لاشریک کی مانیں گے تو ہماری معیشت کا بھٹہ بیٹھ جائے گا۔ اسی لیے انہوں نے بیت اللہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ سارے عرب سے لوگ حج اور عمرے کے لیے آتے تھے، وہ ان بتوں پر نذرانے چڑھاتے تھے جس سے مشرکین کو مال حاصل ہوتا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ باقی سارے عرب کے قافلے لٹتے تھے لیکن قریش کے تجارتی قافلے محفوظ رہتے تھے کیونکہ لوگ بیت اللہ کی متولیت کی وجہ سے قریش کی عزت کرتے تھے۔ لہٰذا قریش کے مشرک سردار کہتے تھے کہ اگر ان بتوں کو یہاں سے ہٹا دیا جائے تو ہم تو مارے جائیں گے، چنانچہ ان لوگوں نے ڈٹ کر نبی اکرم ﷺ کی مخالفت کا رویہ اختیار کیا۔ یہ تو وہ کافر تھے جن کو اپنی معیشت کے بیٹھ جانے کا اندیشہ تھا۔ آج مسلمان حکمرانوں کا عالم یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم شریعت کی بات کریں گے تو امریکہ ناراض ہو جائے گا۔ سوچنا چاہیے کہ کیا اللہ کے ساتھ غداری کر کے امریکہ ہم سے راضی ہو گیا؟ اللہ کے دین کے ساتھ غداری کر کے کیا ہمارے ملکوں کے اندر دودھ کی نہریں بہہ رہی ہیں؟ بقول شاعر ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

آج ہمیں یہ پریشانی لاحق ہے کہ شریعت پر عمل کروں گا تو پتا نہیں جاب کا مسئلہ نہ ہو جائے، سودی لین چھوڑیں گے تو کاروبار کیسے چلے گا؟ شریعت پر عمل کروں گا تو ایسا نہ ہو جائے ویسا نہ ہو جائے۔ رشوت چھوڑوں گا تو گزارہ کیسے چلے گا وغیرہ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہمارا اللہ پر یقین ہے؟ قرآن پر ایمان ہے؟ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص میں جواب دیتا ہے کہ پچھلوں کو دیکھو ان کو اپنی معیشتوں پر بڑا ناز تھا، قوم عاد وثمود، فرعون، شداد، نمرود، ہامان وغیرہ سب سرکشی پر مبنی پالیسیاں رکھتے تھے لیکن سب برباد ہو گئے۔ کیا ان کی معیشتیں ان کو بچا سکیں؟ دنیا عارضی ہے، آخرت کے لیے اپنے ساتھ کیا لے کر جاؤ گے۔ کفار کفر کرتے ہیں پھر بھی انہیں اللہ رزق دیتا ہے، مشرکین شرک کرتے ہیں تب بھی اللہ انہیں رزق دیتا ہے، ہم مسلمان اللہ کو ناراض کرتے رہے، پاکستان میں 75 سال ہو گئے حکمرانوں اور اپوزیشن کے درمیان کرسی اور اقتدار کا کھیل جاری رہا۔ اس کے لیے انہوں نے سب کچھ کیا لیکن اللہ کا دین ان کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ تب بھی اللہ دیتا رہا، کھلاتا رہا، پلاتا رہا، کیا جب اللہ کے حکم کو ماننے لگو گے تو اللہ تمہیں بھوکا مارے گا؟ استغفر اللہ۔ خدارا! اس بات کو سمجھیں۔

یاد رکھیے! جھٹلانا دو اعتبارات سے ہوتا ہے۔ ایک زبان سے جھٹلانا ہوتا ہے جیسا کہ کفار قرآن کریم کو اللہ کا کلام نہیں مانتے تھے۔ ایک جھٹلانا عمل سے ہوتا ہے۔ آج امت مسلمہ کی اکثریت کے اعمال اور معاملات بتا رہے ہیں کہ یہ قرآن کو جھٹلا رہے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ ان کے نزدیک قرآن کی اہمیت نہیں اور شریعت کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے: "جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے (گویا) کفر کیا۔" (جامع ترمذی)

نماز کافر پر فرض نہیں ہے بلکہ مسلمان پر فرض ہے۔ کافر سے تو ایمان لانے کا تقاضا ہے۔ ایمان لائے گا پھر اعمال کا تقاضا ہوگا۔ لیکن مسلمان چونکہ کلمہ پڑھنے والا ہے لہٰذا بے نمازی کا جنازہ ہم پڑھتے ہیں لیکن نماز نہ پڑھنا عملاً کفر ہے۔ ایک کفر عقیدے کے لحاظ سے ہوتا ہے اور ایک عمل کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ آج ہمارے انفرادی اور اجتماعی معاملات میں، سیاست، معیشت، معاشرت، عدالت، ریاست کے معاملات میں اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کیا جاتا۔ یہ عملی تکذیب ہے۔ یہود نے تورات کو اللہ کا کلام مانا تھا لیکن اس کے احکامات کو فراموش کیا تو یہ عملاً تکذیب تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"مثال ان لوگوں کی جو حامل تورات بنائے گئے، پھر وہ اس کے حامل ثابت نہ ہوئے، اُس گدھے کی سی (مثال) ہے جو اٹھائے ہوئے ہو کتابوں کا بوجھ۔ بہت بری مثال ہے اس قوم کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔" (الجمعہ:5)

آج یہی خطرہ مسلمانوں کو بھی لاحق ہے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے اور دل سے قرآن پاک پر یقین اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تحریک عدم اعتماد کامیاب ہو یا ناکام عوام کو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بحیثیت مسلمان ہمارے لیے آئیڈیل نظام خلافت کا نظام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کے ناطے ہمارا دینی فریضہ ہے کہ ہم اپنے معاشرے اور ملک میں اللہ کے احکامات کو نافذ کریں: ایوب بیگ مرزا

پاکستان جیسی سکیورٹی سٹیٹ میں سیاسی اور معاشی عدم استحکام کسی صورت مناسب نہیں اور امریکہ کی مختلف ممالک کو کمزور کرنے کے لیے رجیم چینج کرنے کی پوری تاریخ ہے: رضاء الحق

تحریک عدم اعتماد: توقعات اور امکانات کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: پی ڈی ایم کی قیادت نے عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کردی ہے۔ اس کے بعد حکومت اور اپوزیشن دونوں کا امتحان شروع ہو چکا ہے۔ عمران خان بھی پُر امید ہیں اور دوسری طرف اپوزیشن بھی پُرعزم ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہوں گے۔ اس صورت حال میں یہ تحریک عدم اعتماد کیا رخ اختیار کرے گی؟

ایوب بیگ مرزا: اس وقت آن پیپر حکومت کے ایوان میں تقریباً 179 ارکان ہیں جبکہ اپوزیشن کے پاس 162 ارکان ہیں۔ تحریک عدم اعتماد کو کامیاب کرانے کے لیے حکومت کو کچھ نہیں کرنا ہوتا بلکہ سب کچھ اپوزیشن نے کرنا ہوتا ہے اور اپوزیشن کو کامیابی کے لیے 172 ارکان کی ضرورت ہے۔ اگر 172 ارکان نے عدم اعتماد کے حق میں ووٹ دے دیا تو یہ تحریک کامیاب ہو جائے گی اور حکومت اور کابینہ فارغ ہو جائے گی۔ عدم اعتماد کی تحریک کے طریقے کے مطابق اپوزیشن نے اسمبلی کے اجلاس کے لیے ریکوزیشن بھی پیش کردی ہے اور ساتھ تحریک عدم اعتماد بھی پیش کردی ہے۔ اب سپیکر آئین کے تحت پابند ہے کہ وہ 14 دن کے اندر اندر اسمبلی کا اجلاس بلائے اور اجلاس بلانے کے تین دن بعد سے لے کر ساتویں دن کے اندر اندر سپیکر ووٹنگ کروائے گا اور پھر فیصلہ ہوگا۔ اس پر تین دن بحث بھی ہوگی، وزیر اعظم بھی بات کریں گے، اپوزیشن والے بھی بات کریں گے۔ 1997ء میں نواز شریف کے دور میں آئین میں چودھویں ترمیم کے تحت دفعہ 63-A شامل کی گئی۔ اس دفعہ کے مطابق ہر پارٹی کا رکن اس بات کا پابند ہے کہ وہ اپنی پارٹی ہی کو ووٹ دے گا، وہ اپنی پارٹی کے خلاف ووٹ نہیں دے سکتا، یعنی اب فلور کراسنگ نہیں ہو سکتی۔ یہ ترمیم نواز شریف لائے تھے اور آج شاید یہی ترمیم ان کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے کہ اگر وہ پی ٹی آئی کے کچھ ارکان کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں تو ان کا ووٹ تو شمار ہو جائے گا لیکن ان کا کیس سپیکر الیکشن کمیشن کو بھیج دے گا جو انہیں 90 دن کے اندر اندر ڈی سیٹ کردے گا۔ ہمارے ہاں اپنے ہی

مرتب: محمد رفیق چودھری

بنائے ہوئے اصولوں کو توڑنا ہمارے سیاستدانوں کا وطیرہ ہے۔ دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک میں مہنگائی زیادہ ہے اور حکومت کی بھی ایسی کمزوریاں ہیں جن کو ارکان عذر بنا سکتے ہیں کہ ہم اس وجہ سے حکومت کے خلاف ووٹ دے رہے ہیں۔ اکثر تجزیہ نگاروں کی رائے میں تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس کی وجوہات میں ایک چودھویں ترمیم بھی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس معاملے میں ہماری اسٹیبلشمنٹ کا بڑا رول ہوتا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ سینٹ میں واضح اکثریت اپوزیشن کی ہے پھر بھی اس میں حکومت کے ووٹ پورے ہو جاتے ہیں اور اپوزیشن حکومت کی طرف سے بل پاس کروانے کی کوشش کو روکنے میں ناکام رہتی ہے۔ اس چیز کو سامنے رکھیں تو جہاں اپوزیشن کی اکثریت نہیں ہے وہاں وہ کیسے کامیابی حاصل کر سکتی ہے؟

سوال: اپوزیشن یہ کہہ رہی ہے کہ اس وقت اسٹیبلشمنٹ نیوٹرل ہے؟

ایوب بیگ مرزا: یہ اپوزیشن آج نہیں کہہ رہی بلکہ کئی ماہ سے کہہ رہی ہے اور اسی دوران سینٹ میں ایک قانون پاس ہوا ہے۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کے اس دعوے کے بعد یہ قانون منظور ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یقیناً اسٹیبلشمنٹ ان کی حمایت کرے گی لیکن اس کا ایک رخ ہمیشہ حکومت کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ فوج ہمیشہ حکومت کے ساتھ ہوتی ہے اور اسے ہونا بھی چاہیے البتہ اسے کوئی عملی کردار نہیں ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح سابقہ حکومتوں میں ترقیاتی کاموں کے نام پر ارکان اسمبلی کو فنڈز دیے جاتے تھے موجودہ حکومت میں اس طرح فنڈز نہیں دیے گئے۔ پہلے پلاٹ اور سرمایہ بھی دیا جاتا تھا جو بے دریغ طریقے سے استعمال ہوتا تھا پھر ظاہر ہے گھپلے بھی ہوتے تھے لیکن اب یہ کام بھی نہیں ہو رہا۔ لیکن اب موجودہ حکومت کو بھی محسوس ہو رہا ہے کہ ان لوگوں کے منہ میں کچھ ڈالے بغیر گزارہ نہیں ہے تو انہوں نے بھی فنڈز دینے شروع کردیے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب حکومت نے ترقیاتی کام کروائے ہیں لیکن یہ حکومت میڈیا کے حوالے سے بہت کمزور حکومت ہے۔ اعتماد کا ووٹ لینا ہو یا عدم اعتماد کا ووٹ دینا ہو تو دونوں صورتوں میں ووٹ پورے کرنے بہت مشکل ہوتے ہیں لیکن اگر ارکان اسمبلی اجلاس سے غیر حاضر ہو جائیں تو اس میں ان کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: اگر حکومتی پارٹی سے کوئی گروپ علیحدہ ہو جاتا ہے تو پھر کیا ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: اگر کوئی گروپ علیحدہ ہوتا ہے تو اس

کو الیکشن کمیشن سے اپنی پوزیشن الگ کروانی پڑے گی، اپنی سیٹیں الگ کروانی پڑیں گی۔ اس کے بغیر وہ فلور کراسنگ ہی کہلائے گی۔ البتہ اتحادی جماعتوں پر الگ ہونے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ ق لیگ، جی ڈی اے، ایم کیو ایم میں سے جو چاہے وہ حکومت کے خلاف ووٹ دے سکتا ہے۔ البتہ جہانگیر ترین اور علیم خان کے لوگوں پر پابندی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسٹیبلشمنٹ کے پرو حکومت ہونے کی وجہ سے تحریک عدم اعتماد ناکام ہوجائے گی۔ ہمارا ملک ایک سیکورٹی سٹیٹ ہے۔ دنیا میں جتنی بھی سیکورٹی سٹیٹس ہیں ان کی خارجہ پالیسی میں عسکری طاقت کا کلیدی رول ہوتا ہے ان کے بغیر خارجہ پالیسی نہیں بنائی جاسکتی۔ اور ان کی مرضی کے بغیر کسی حکومت کو نکال دینا بڑا مشکل ہے۔ ہمارے ہاں ماضی میں آج تک کوئی تحریک عدم اعتماد کامیاب نہیں ہوسکی اس لیے اس کے امکانات بھی کم ہیں۔

سوال: حکومت کا ٹینیور ختم ہونے کو تھا اور اگلے الیکشن قریب تھے ان حالات میں تحریک عدم اعتماد لے کر آنا کیا ملک وقوم کے مفاد میں ہے؟

رضاء الحق: اس تحریک کے نتیجے میں ''جمہوریت کا حسن'' نکھر کر ہمارے سامنے آئے گا۔ یعنی خرید وفروخت کی منڈی لگے گی۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں طرف سے تمام وسائل اور صلاحیتیں بروئے کار لائی جائیں گی۔ جو ارکان بکنا چاہ رہے ہوں گے ان کی بولی لگے گی۔ پھر سیاسی بلیک میلنگ کی جائے گی۔ ایک دوسرے کے ساتھ وعدے کیے جائیں گے کہ اتنی سیٹوں کے بدلے اتنی وزارتیں دی جائیں گی۔ سیاسی رشوت بھی دی جائے گی۔ چودھویں ترمیم کے ہوتے ہوئے فلور کراسنگ کی جائے گی کیونکہ آئین کی اہمیت ہمارے ہاں کتنی ہے ہم جانتے ہیں۔ ہارس ٹریڈنگ عروج پر ہوگی۔ وہ لوگ جو 2014ء میں اُس وقت کی حکومت کے خلاف اس لیے کنٹینر پر چڑھ کر دھرنا دے رہے تھے کہ حکومت کرپشن میں ملوث ہے انہی لوگوں کی کرپشن بھی سامنے آئے گی۔ پھر پی ٹی آئی کا دعویٰ تھا کہ انصاف ہونا چاہیے، ریاست مدینہ بنائیں گے وغیرہ لیکن ان ساڑھے تین سالوں میں پی ٹی آئی کی حکومت اپنے دعوؤں میں عملی طور پر ناکام ہوئی ہے چنانچہ اب ان کا ایک نیا بیانیہ ہوگا جو وہ سامنے لے کر آئیں گے۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو کچھ دوسرے لوگوں کے گلے میں رسی ڈال کر کھینچ رہے تھے اور بعض بعض کا پیٹ پھاڑ رہے تھے لیکن اب وہ باہم شیر وشکر ہوں گے۔ کچھ مذہبی سیاسی جماعتوں کے لوگ ہیں وہ بھی سب چیزوں کو چھوڑ کر جمہوریت کو ہی اپنا قبلہ بنالیں گے اور اس کے لیے ہر حد پار کریں گے۔

پاکستان ایک سیکورٹی سٹیٹ ہے۔ حال ہی میں ہمیں دہشت گردی کی ایک نئی لہر کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بلوچستان میں علیحدگی پسندوں اور افغان بارڈر سے دہشت گردوں کے خطرات ہیں۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ افغانستان میں طالبان کا ابھی مکمل کنٹرول نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس ابھی ٹرینڈ فورسز موجود نہیں ہیں۔ بہرحال

> **اس بات کا امکان پیدا ہوگیا ہے کہ پاکستان IMF سے اگلا پروگرام نہیں لے گا جس کا واضح مطلب ہے کہ پاکستان امریکی چنگل سے نکل جائے گا۔ لہٰذا امریکہ یہ سب برداشت نہیں کرسکتا۔**

ایک سیکورٹی سٹیٹ میں سیاسی ومعاشی انتشار کسی صورت مناسب نہیں ہوتا۔ چھوٹی جماعتوں کو معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی حکومت بنے گی اس میں ہماری ضرورت ہوگی لہٰذا وہ اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ حکومت کا ٹینیور مکمل ہونے میں صرف سوا سال رہتا ہے اور اس دوران اس طرح کی تحریک لانا سیاسی طور پر میچور نہ ہونے کی علامت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے دن سے ہم سیاسی نابالغ ہیں اور مستقبل میں سیاسی میچورٹی لانا ہی نہیں چاہتے۔ پھر ہمارے علاقائی اور بین الاقوامی معاملات ایسے ہیں بالخصوص روس یوکرائن جنگ کو سامنے رکھیں تو اس کے بعد امریکہ اور یورپ کا ہمارے اوپر ایک پریشر ہے۔ وہ معاشی پابندیاں لگاسکتے ہیں اور اس کے علاوہ ففتھ جنریشن وار جیسے دوسرے ذرائع استعمال میں لا کر ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت عدم اعتماد کی تحریک ملک وقوم کے لیے سودمند نہیں ہے۔ جہاں تک مغربی جمہوریت کا تعلق ہے تو تنظیم اسلامی اس کھیل کے حق میں ہی نہیں ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارے لیے آئیڈیل نظام خلافت کا نظام ہے۔ حضور ﷺ کے اُمتی ہونے کے ناطے ہمارا دینی فریضہ ہے کہ ہم اپنے معاشرے اور ملک میں اللہ کے احکامات کو نافذ کریں۔

ایوب بیگ مرزا: اگرچہ ہمارے اندر بڑی کوتاہیاں اور کمیاں ہیں لیکن پھر بھی تنظیم اسلامی جو کچھ کر رہی ہے اس کا اصلاً تعلق پہلے اسلام سے پھر پاکستان سے ہے۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ موجودہ سیاسی نظام کی تبدیلیاں گاؤ آمد خر رفت خر آمد گاؤ رفت کے مصداق ہیں۔ یعنی ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ حکومت میں کون آتا ہے اور کون جاتا ہے۔ ہمارا فوکس اسلام اور پاکستان ہے۔ اسلام آئے گا تو پاکستان خودبخود مستحکم اور مضبوط ہوگا۔

سوال: عمران خان کے موجودہ بیانیہ میں دو باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ اپوزیشن کے تمام راہنماؤں کو کرپٹ کہہ رہے ہیں۔ دوسرا وہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن کی اس تحریک کے پیچھے بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ دوسری طرف اپوزیشن نے بھی عمران حکومت کے خلاف ایک چارج شیٹ بنائی ہوئی ہے۔ دونوں کے بیانیہ میں کس حدتک صداقت ہے؟

ایوب بیگ مرزا: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اپوزیشن کے پیچھے بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ اگر ہم دوسری جنگ عظیم کے حالات کا جائزہ لیں تو بعض باتیں بڑی واضح ہو کر سامنے آتی ہیں کہ جہاں جہاں بھی امریکہ کے مفادات کو زد پہنچی یا جس ملک نے بھی امریکہ سے منہ پھیرنے کی کوشش کی امریکہ نے وہاں کی رجیم تبدیل کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ جب امریکہ اڈے مانگے تو وزیراعظم عمران خان Absolutely Not کہے، سی آئی اے کا چیف آئے اور عمران خان اسے ملے ہی نہ، اسی طرح امریکی نائب وزیر خارجہ آئے تو اسے ملاقات کا ٹائم نہ دے۔ پھر امریکہ بڑے زوردار انداز میں جمہوریت کانفرنس کروائے اور اس میں پوری دنیا کو دعوت دے تو پاکستان جانے سے انکار کر دے۔ پھر چین ونٹر اولمپکس کے افتتاح میں بلاتا ہے تو امریکہ کے روکنے کے باوجود پاکستان شرکت کرتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ امریکی پالیسی کے مطابق نہیں چلتے تو امریکہ آپ کو کیوں چلنے دے گا؟ ہم عمران خان کے الزام کو نہیں مانتے لیکن ہم سکرین پر دیکھتے ہیں کہ کیا ہو رہا

ہے۔امریکہ نے ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ کیا کیا تھا۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ تحریک نظام مصطفیٰ (ﷺ) کو اینٹی بھٹو تحریک کہتے تھے جو امریکہ نے چلوائی تھی۔ بہرحال امریکہ جب کسی ملک سے ناراض ہوتا ہے تو وہ ہر قسم کے حربے استعمال کرتا ہے۔اس میں میڈیا کا بھی بہت بڑا رول ہوتا ہے۔ہیلری کلنٹن کا بیان آن ریکارڈ ہے کہ ہم نے پاکستانی میڈیا کو پچاس ہزار ڈالر دیے ہیں۔ یعنی امریکہ میڈیا کو پیسے دے کر وہ باتیں کہلواتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ پاکستان ایک سکیورٹی سٹیٹ ہے، اس کی جغرافیائی پوزیشن بہت اہم ہے۔اس وقت چین کے گھیراؤ کے راستے میں پاکستان ایک دیوار بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے امریکہ چین کا گھیراؤ نہیں کر پارہا۔لہٰذا پاکستان کی جو حکومت اس کے مطابق نہ ہوگی اس کو وہ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اسی طرح معاشی حوالے سے ایک معتبر قومی اخبار بزنس ریکارڈ کی خبر ہے کہ چین اور پاکستان مل کر ایک سمری تیار کر رہے ہیں جس میں چین پاکستان کو 21 ارب ڈالر کی سہولت دے رہا ہے۔جس میں دس ارب ڈالر اسی طرح پاکستان کے خزانے میں رکھوا رہا ہے جس طرح تین ارب ڈالر سعودی عرب نے رکھوائے ہیں اور 11 ارب ڈالر کے ذریعے پاکستان کے ذمہ واجب الادا قرضہ کو ڈیفر کر رہا ہے اور یہ انتہائی کم شرح سود پر کر رہا ہے۔یعنی اس بات کا امکان پیدا ہوگیا ہے کہ اگلے سال پاکستان آئی ایم ایف سے اگلا پروگرام نہیں لے گا جس کا مطلب واضح ہے کہ امریکہ کے چنگل سے نکلے گا۔لہٰذا امریکہ یہ سب کیسے برداشت کرے گا۔ بہرحال یہ حقائق ہیں جس کی وجہ سے امریکہ پاکستان میں موجودہ رجیم کو پسند نہیں کر رہا ہے۔

سوال: عوام مہنگائی کی وجہ سے پس چکے ہیں، پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی اہلیت پر بھی سوالات اُٹھ رہے ہیں، اس وجہ سے بھی مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟ حکومت کے اندرونی مسائل بھی ہیں۔ کیا یہ سب گڈ گورننس کے مسائل نہیں ہیں؟ کیا یہ مسائل موجودہ حکومت کو حل نہیں کرنے چاہیے تھے؟

ایوب بیگ مرزا: اس میں کوئی شک نہیں کہ بیڈ گورننس کا معاملہ ہے اور کرپشن بھی کنٹرول نہیں ہو سکی، نااہلی بھی اپنی جگہ پر ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ عمران خان نے پاکستان کا وزیر اعظم بننے سے پہلے تیاری نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے ہر سطح پر، ہر ادارے کے متعلق پوری تحقیق اور ورکنگ کی ہوئی ہے لیکن ان کے یہ دعوے غلط ثابت ہوئے۔وہ عوام کے اصل مسائل کو نہیں سمجھ سکے اور عوام کو اس سے تعلق نہیں ہوتا کہ خارجہ پالیسی ٹھیک جارہی ہے یا نہیں جارہی، انہیں صرف اپنی روزی روٹی سے غرض ہوتی ہے۔اوپر سے کورونا کی مصیبت نے ساری دنیا کی معیشت کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور ہماری معیشت بھی اس کی زد میں آئی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کورونا وباء کو ہماری حکومت نے اچھی طرح ڈیل کیا لیکن اس کے بعد کے معاشی مسائل سے نمٹنے میں ہماری حکومت ناکام رہی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ مہنگائی تو دنیا بھر میں بڑھی ہے، پھر خام تیل بہت مہنگا ہوگیا لیکن ان سب چیزوں کے بارے میں پہلے سے تیاری کر کے رکھنی چاہیے تھی۔اس حوالے سے کوئی ورکنگ ہوئی اور نہ ہی ماہرین کو اس کام پر لگایا گیا جس کی وجہ سے عوام میں موجودہ حکومت کی پوزیشن خراب ہوئی۔ لہٰذا اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد اس بنیاد پر بھی پیش کی ہوگی کہ جن ارکان کو اپنے حلقوں میں مسائل پیش آئے ہوں گے وہ ہمارا ساتھ دیں گے کیونکہ حکومت کے اقدامات کی وجہ سے عوام کو تکلیف ہوئی ہے۔لہٰذا جب ایسے اراکین اپوزیشن کی طرف چلے جائیں گے تو ان کو دوسری پارٹی ٹکٹ دے گی اور وہ اپنے حلقوں میں کامیاب ہوں گے۔ لہٰذا اندرونی مسائل بھی اس تحریک کا پیش خیمہ بنے۔

سوال: موجودہ صورت حال میں آپ کو روشنی کی کرن کہاں نظر آتی ہے اور تنظیم اسلامی کا آفیشل موقف کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: تحریک عدم اعتماد پیش کرنا یقیناً اپوزیشن کا آئینی اور جمہوری حق ہے لیکن اس میں دونوں فریق آئین اور قانون کو مدنظر رکھیں اور آئین وقانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔ ہمارے نزدیک یہ تحریک ناکام ہوتی ہے یا کامیاب ہوتی ہے اس سے کوئی بڑا فرق نہیں پڑے گا بلکہ ان جماعتوں کو ہی فرق پڑے گا پاکستان کو کوئی بڑا فرق واقع نہیں ہوگا۔ کیونکہ جن وجوہات کی وجہ سے حکومت ناکام ہوئی اپوزیشن بھی ان کے حل کے لیے اپنا پلان نہیں دے سکی یعنی ان کے پاس بھی کوئی حل نہیں ہے۔ انہوں نے مہنگائی کا رونا رویا ہے لیکن پس پردہ ان کے ذاتی مفادات ہیں۔اقتدار اور کرسی کا کھیل ہے۔لہٰذا اس تحریک کی کامیابی اور ناکامی سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔تنظیم اسلامی ان چیزوں کا حصہ نہیں ہے کیونکہ ان معاملات میں اسلام کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہوتی۔ ہم اس پر تبصرہ ضرور کریں گے البتہ ہماری پہلی ترجیح اسلام ہے۔میں کہتا ہوں اگر حکومت کے جانے سے اسلام آتا ہے تو میں دونوں ہاتھ اٹھا کر کہوں گا کہ حکومت چلی جائے۔ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری دنیا اور آخرت اسلام سے جڑی ہوئی ہے جتنا ہم اسلام سے دور چلے جائیں گے تو ہم دنیا میں ذلیل ورسوا ہی ہوں گے۔ لہٰذا ہماری ایک ہی دعا ہے کہ کوئی ایسی صورت بن جائے کہ اسلام کا نظام عدل اجتماعی نافذ ہوجائے۔ہماری دعا، محنت اور کوشش یہی ہے کہ کسی طرح اسلام کی طرف اس ملک کی پیش رفت ہوجائے۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(2 تا 5 مارچ 2022ء)

بدھ (02 مارچ) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز عصر تا مغرب حلقہ لاہور غربی کے امیر کے ہمراہ ایک عالم دین سے ملاقات کی۔ شام کو ’’امیر سے ملاقات‘‘ کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔ اس کے بعد کراچی روانگی ہوئی۔

جمعہ (04 مارچ) کو جامع مسجد شادمان کالونی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (05 مارچ) کو ایک رفیق کے بیٹے کے ولیمے میں شرکت کی۔ کچھ پروگراموں کی ریکارڈنگ کروائی۔ بعد ازاں معمول کی مصروفیات رہیں۔

نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

(55) حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا (اُمِّ ابو ہریرہؓ)

فرید اللہ مروت

حضرت اُمیمہ ؓ جلیل القدر صحابی، حدیث کے سب سے بڑے راوی اور سرخیل اصحاب صفہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی والدہ تھیں۔

نام ونسب

نام اُمیمہ تھا لیکن اپنی کنیت اُم ابو ہریرہ ؓ سے زیادہ مشہور تھیں۔ حضرت امیمہ ؓ کے والد کا نام صبیح بن حارث الدوسیہ تھا۔ آپؓ کا تعلق یمن کے قبیلہ دوس سے تھا۔ اس قبیلے سے اسلام کو کافی افرادی قوت حاصل ہوئی۔

نکاح

آپؓ کا نکاح عامر بن عبدذی الشریٰ دوسی سے ہوا۔ اسی کی صلب سے حضرت ابو ہریرہ دوسی ؓ پیدا ہوئے۔ آپؓ کے خاوند نے جوانی میں وفات پائی، اس وقت حضرت ابو ہریرہ ؓ کم سن تھے۔ ماں نے بڑے مشکل حالات میں ان کی پرورش کی۔

ابو ہریرہ ؓ ایک غریب اور یتیم بچے کی حیثیت سے قبیلے والوں کی نظروں میں کوئی وقعت نہ رکھتے تھے لیکن قبولِ اسلام کے بعد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظروں میں تارا بن کر چمکے اور امت کے ہیرو کہلائے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنی والدہ کے ساتھ یمن سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ مدینہ میں ایک چھوٹے سے کچے جھونپڑے میں انہوں نے رہائش اختیار کی۔ ان کے بیوی بچے تو تھے نہیں، ایک والدہ تھیں اور سوئے اتفاق سے وہ ابھی تک شرک وکفر میں مبتلا تھیں۔ کفر وشرک کے باوجود بیٹے کی محبت انہیں یہاں لے آئی تھی۔ بیٹا بھی ماں کا بہت فرمانبردار تھا۔ مدینہ آمد کے بعد حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنی ماں کی خدمت میں تھوڑی دیر کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے اور ان کی ضروریات فراہم کرکے فوراً صفہ پر چلے جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ نہایت ادب ومحبت سے اپنی والدہ کو دین اسلام کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن والدہ اسلام کی طرف راغب ہونے کے بجائے مزید متنفر ہوتی چلی گئیں۔ اپنے بیٹے سے بے پناہ محبت نہ ہوتی تو شاید وہ قبیلہ دوس سے یثرب کی جانب سفر نہ کرتیں۔

ماں کا اسلام

حضرت ابو ہریرہ ؓ ایک دن آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بڑے افسردہ اور غم زدہ تھے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا: ''ابو ہریرہ! کیا بات ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا بتاؤں میں نے اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر وہ ہیں کہ کفر وشرک پر نہ صرف ڈٹی ہوئی ہیں بلکہ بدقسمتی سے آپؐ کی شان میں گستاخی بھی کر جاتی ہیں۔ میں سخت پریشان ہوں۔ آپؐ میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمائیے۔''

آنحضور ﷺ ہمیشہ اپنے صحابہؓ کو دعاؤں سے نوازا کرتے تھے اور آپؐ کی دعائیں دراستجاب پر فوراً پہنچتی تھیں۔ آپؐ نے اس موقع پر اللہ سے نہایت عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کی: ''پروردگار، اُم ابو ہریرہ کو ہدایت کی دولت عطا فرما۔'' ابو ہریرہ ؓ کو یقین تھا کہ آنحضور ﷺ کی دعا قبول ہوگئی ہے۔ وہ اسی یقین کے ساتھ اس روز صفہ سے اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چلے۔ دروازے پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ اندر سے کواڑ بند ہے۔ اندر سے پانی گرنے کی آواز بھی آرہی تھی۔ اس وقت حضرت ابو ہریرہ ؓ کی والدہ غسل کر رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں غسل سے فارغ ہوئیں اور دروازہ کھولا۔

قبل اس کے کہ ابو ہریرہ ؓ کچھ عرض کرتے ان کی والدہ گویا ہوئیں: ''اے لختِ جگر میں تمہیں گواہ بنا رہی ہوں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر صدقِ دل سے ایمان لے آئی ہوں۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ کے لیے اس سے بڑی خوشی اور کیا ہو سکتی تھی۔ وہ اپنی والدہ سے لپٹ گئے۔ پھر فوراً آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کو اطلاع دی کہ آپؐ کی دعا قبول ہوگئی ہے اور ان کی والدہ حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئی ہیں۔ آنحضور ﷺ بھی یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد اس کا شکر ادا کیا۔

حضور ﷺ سے عقیدت

حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ حضرت امیمہ ؓ قبول اسلام کے بعد آنحضور ﷺ سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ پہلے بھی ماں کے بہت خدمت گزار تھے لیکن اب ان کا انداز اور بھی مثالی بن گیا۔

ماں بیٹے کی ایک دوسرے کے لیے دعا

دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کو دعائیں دیا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ ؓ فرماتے کہ میری والدہ کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں کہ جس نے غربت میں میرے یتیم ہو جانے کے بعد میری پرورش کی اور میری خاطر زندگی بھر دوسرا نکاح نہیں کیا۔ ان کی والدہ اپنے بیٹے کے بارے میں فرمایا کرتی تھیں کہ وہ انتہائی اطاعت گزار اور فرمانبردار بیٹا تو تھا ہی، میری ہدایت کا ذریعہ بھی بنا اس لیے وہ میرا محسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ خود بڑے عالم ہونے کے ساتھ عابد وزاہد بھی تھے۔ ان کی والدہ بڑھاپے میں داخل اسلام ہوئیں۔ اس لیے وہ بھی سابقہ دور جاہلیت کی تلافی مافات کے لیے اپنا بیشتر وقت اللہ کی یاد اور عبادت میں گزارتی تھیں۔ والدہ کی زندگی میں حضرت ابو ہریرہ ؓ ان کی خدمت کی وجہ سے حج اور عمرے کی سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ان کی وفات کے بعد انہوں نے حج اور عمرہ ادا کیا۔ اُم ابی ہریرہ ؓ اسلام میں داخل ہوئیں تو انتہائی عمر رسیدہ اور کمزور تھیں، اس لیے وہ حج کی سعادت سے محروم رہیں۔

حضور ﷺ کی حضرت امیمہؓ کی تعریف

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ام ابی ہریرہؓ بہترین ماں ہیں۔ زندگی بھر اپنے اکلوتے بیٹے کی پرورش اور دیکھ بھال میں مصروف رہیں اور اسے ہر طرح کا آرام پہنچایا۔ قبول اسلام سے قبل محض بیٹے کی محبت میں گھر بار چھوڑا اور مدینہ آگئیں۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنی ماں کے بہترین فرزند ہیں کہ انہوں نے غربت وافلاس کے باوجود اپنی ماں کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ ابو ہریرہ ؓ نے اپنی ماں کو دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت کا مستحق بنا دیا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی والدہ امیمہ ؓ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اسلام میں داخل ہو کر صحابیات کی صف میں شامل ہوگئیں۔

والدین اور اولاد ایک دوسرے کے لیے ڈھال

والدین اور اولاد ایک دوسرے کے لیے ڈھال بھی ہوتے ہیں اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بھی۔ والدین کا کام اولاد سے محبت، ان کی خاطر قربانی وایثار اور ان کی تربیت کی سنجیدہ کوشش ہے تو اولاد کا کام والدین کی خدمت، دلجوئی اور ہر طرح انہیں آرام وراحت پہنچانے کی جدوجہد ہے۔ یہ ماں بیٹا دونوں لحاظ سے مثالی تھے۔

مرکز تنظیم اسلامی دارالاسلام لاہور میں

تربیت گاہ برائے مدرسین

منعقدہ 4 تا 6 مارچ 2022ء

نعیم اختر عدنان

4مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد از نمازِ عصر تربیت گاہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء کے مابین ''اشراط الساعۃ''، یعنی قیامت کی نشانیوں پر مشتمل فرموداتِ نبویؐ کی روشنی میں دلنشیں اندازِ بیاں کے ساتھ محترم جناب حافظ شفیق احمد نے گفتگو فرمائی۔ علمی انداز کے حامل مشکل مضامین کو سلیقہ مندی اور شگفتہ لہجے میں اثر پذیری کے اثرات اور افادیت سے بھرپور ''دل ربا دل رہست'' کا مظہر اندازِ بیاں خوب ہی نہیں بلکہ بہت خوب تھا ''اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ''۔ نمازِ عشاء کے ادائیگی کے معاً بعد مختصر اُدرسِ حدیث نبویؐ کی نشست ہوئی۔ جس کا موضوع ''اخلاص نیت'' تھا۔ درس کی سعادت محترم عبدالرؤف نے حاصل کی۔ شرکائے تربیت نے حسبِ پروگرام رات کا کھانا تناول کیا اور اذکار مسنونہ کے ساتھ استراحت کے لیے اپنے بستروں کا رخ کیا۔ ہفتہ کی صبح 4:15 پر قیام الیل یعنی تہجد کے لیے ساتھیوں کو بیدار کیا گیا۔ نوافل و تلاوت و قرآنِ مجید کے بعد ''خطبہ نکاح'' کو زبانی یاد کرنے کی مشق کروائی گئی۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد سورۃ التوبہ کی آیت 122 کے درس کی ذمہ داری بھی محترم عبدالرؤف نے ادا کی۔ دین کا فہم حاصل کرنے اور اس کے ابلاغ کے حوالے سے مختصر اور مفید بیان ہوا۔ وقفہ استراحت اور ناشتہ سے فراغت کے بعد 8:00 بجے ''منہج انقلابِ نبویؐ'' کے موضوع پر مذاکرہ منعقد ہوا۔ جسے محترم عبدالرؤف اور جناب مجاہد امین نے مشترکہ طور پر کنڈکٹ کیا۔ اس مذاکرہ کے لیے باقاعدہ مرتب شدہ سوالنامہ کے ذریعے شرکائے تربیت کے فکر کو از سرِ نو تازہ کیا گیا۔ سوال و جواب کے ذریعے اس مذاکرہ میں مزید معنویت اور جاذبیت نے مفید اثرات پیدا کیے۔ بعد ازاں چائے کا وقفہ ہوا۔ 11:15 پر ناظمِ تربیت محترم خورشید انجم نے ترکی میں احیائے اسلام کے حوالے سے استاد سعید نورسی کی دینی خدمات اور اس راہ میں پیش آمدہ پُرصعوبت واقعاتِ عزیمت کو بیان کیا تو صحابہ کرام ؓ کو پیش آنے والی آزمائشوں کی یاد تازہ ہوگئی۔ گویا غلبہ اقامت دین کی راہ ''ہر راہ جو اِدھر سے جاتی ہے، مقتل سے گزر کر جاتی ہے''۔ مصطفیٰ کمال پاشا کے اسلام دشمن اقدامات جنہیں اصلاحات کا نام دیا گیا، کا تفصیلی تذکرہ بھی ہوا۔ ترکی کی موجودہ اسلامی بیداری کی لہر کے پس پردہ استاد نورسی کی تحریک ''نور'' کا تذکرہ علامہ اقبالؒ کے اس شعر کا مصداق نظر آیا:

چو می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

مختصر وقفہ کے بعد اگلی نشست کا موضوع ''تعارفِ تفسیر قرآنی'' تھا۔ محترم حافظ شفیق نے تنظیم اسلامی کی فکری اساس و بنیاد اور غلبہ اقامت دین کی منفرد، ممتاز اور جامعیت کی حامل تحریک کے شرکاء اور رفقاء کو خوش نصیب افراد قرار دے کر دل کی گہرائیوں سے شکر الٰہی بجالانے کی نصیحت فرمائی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تفسیر ''بیان القرآن''، مولانا مودودیؒ کی ''تفہیم القرآن''، مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی ''تدبر القرآن''، پیر کرم شاہ صاحبؒ کی ''ضیاء القرآن''، سید قطب شہید کی ''فی ظلال القرآن''، مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ کی ''تفسیر ماجدی''، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی ''تفسیر عثمانی'' اور احسن البیان اور تیسیر القرآن جیسی تفاسیر قرآنی کا تعارف بھی کروایا اور شرکائے تربیت کو ان تفاسیر سے مسلسل استفادہ کی نصیحت بھی فرمائی۔ مولانا نے مدرسین کو یہ نصیحت بھی کی کہ قرآنِ مجید کو محض درس و تدریس ہی کے لیے نہیں بلکہ خود اپنی ذات کے لیے پڑھنا بھی ضروری اور لازم ہے۔

نمازِ ظہر، کھانے اور آرام کے وقفے کے بعد نمازِ عصر کی ادائیگی ہوئی۔ اگلی نشست کا موضوع ''محاضراتِ حدیث'' تھا۔ اس نشست کی ذمہ داری بھی محترم حافظ شفیق احمد کے سپرد تھی۔ موصوف نے بجا طور پر شرکائے تربیت کے دلوں میں اپنے طریقہ تدریس کے ذریعے اپنی شخصیت کی دل آویزی و بزرجستگی اور سادگی و ملنساری کا نقش قائم کر دیا۔ ''اللھم زد فزد'' آمین۔

حافظ صاحب نے اپنی تعارفی گفتگو میں تنظیم اسلامی کو بجا طور پر علمی و فکری رنگ کی حامل ایک تنظیم اور تحریک قرار دیا اور مدرسین کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنی دینی فکر اور علمی استعداد میں اضافہ کی طرف مسلسل متوجہ رہیں اور ''خوب سے ہے خوب تر'' کی تلاش کو اپنا فکری اور عملی لائحہ عمل بنائیں۔ انہوں نے رفقائے تنظیم کو اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنیاد پر مطالعہ لٹریچر کی کمی کو دور کرنے کا احساس بھی دلایا۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم کی کتاب ''محاضراتِ حدیث'' کے آخری بارہ ابواب کا انتہائی خوبصورت اسلوب اور زبان و بیان میں تعارف کرایا۔ انہوں نے صحابہ کرام ؓ، تابعین اور محدثین کرام کے علمی کارناموں اور کاوشوں خصوصاً احادیث کی جمع و تدوین کے حوالے سے کیے گئے کام پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ مدرسین تربیت گاہ کو انہوں نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ کتبِ احادیث کے مطالعے کو بھی اپنی عادت بنائیں۔

''محاضراتِ حدیث'' کے حوالے سے یہ نشست پوری تربیت گاہ کے موضوعات میں سب سے زیادہ افادہ کی حامل نشست تھی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بعد ازاں نمازِ عشاء، کھانے اور آرام کے لیے وقفہ ہوا۔

6مارچ بروز اتوار شرکائے تربیت گاہ کے لیے مختص آخری دن تھا۔ حسبِ معمول نمازِ تہجد، نمازِ فجر کی ادائیگی درسِ قرآن اور ناشتہ سے فراغت کے بعد 8:10 پر ''دینی فرائض کا جامع تصور اور علامہ اقبالؒ'' کے موضوع پر دو نشستوں کا حامل پروگرام منعقد ہوا۔ ڈاکٹر مقصود احمد مردان سے بطورِ خاص تشریف لائے۔ انہوں نے علامہ اقبالؒ کی شخصیت ادر ان کی فکری تشکیل کا جائزہ پیش کیا اور علامہ اقبالؒ، مولانا رومؒ اور سعدی شیرازیؒ کے خوبصورت اور حد درجہ روحانی و قلبی تاثیر کے حامل فارسی اشعار سے شرکائے محفل کے دلوں کو گرمانے کی بھرپور کوشش کی۔ انہوں نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دینی افکار کے اہم تر

پہلو ”فرائض دینی کا جامع تصور“ علامہ اقبالؒ کی تعلیمات کی روشنی میں تقابل کر کے خوبصورت انداز سے واضح کیا۔

تربیت گاہ کا اگلا پروگرام ڈاکٹر اسرار احمدؒ بانی تنظیم اسلامی کا ویڈیو خطاب تھا۔ سمع وطاعت اور بیعت کے تقاضوں کے حوالے سے رفقائے تنظیم کو نظم تنظیم کا خوگر بنانے کی زوردار اور بلیغ انداز میں نصیحت فرمائی۔ تنظیم اسلامی میں مختلف مناصب پر ذمہ دار حضرات کی تقرری اور سبکدوشی کے حوالے سے ”نصب وعزل“ کے تنظیمی و جماعتی فلسفہ کی بھی خوب وضاحت فرمائی۔ تربیت گاہ کی آخری نشست کا موضوع ”فتنہ انکارِ حدیث“ تھا۔ تربیت گاہ کے آخری پروگرام میں تنظیم اسلامی کے امیر جناب شجاع الدین شیخ کے ویڈیو خطاب کے ذریعے سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ امیر محترم نے مدرسین کو تربیت گاہ میں شرکت پر مبارک باد دی اور شریک تربیت نہ ہونے والے مدرسین کے لیے دعا فرمائی۔ مختلف ادوار میں امت مسلمہ کو فتنہ انکارِ حدیث کے ضمن میں ماضی وحال کی گمراہ شخصیات اور تحریکات کا بڑی عمدگی سے جائزہ پیش کیا۔ برصغیر کے حوالے سے سرسید احمد خان، مولوی چراغ علی، عبداللہ چکڑالوی، اسلم جیراجپوری، غلام احمد پرویز، جاوید احمد غامدی اور علیہم ما علیہم کے احادیث نبویؐ کے انکار اور استخفاف کے حوالے سے امیر محترم کی گفتگو فکر انگیز بھی تھی اور سبق آموز بھی......

تربیت گاہ میں شریک ہو کر معلوم بھی ہوا اور محسوس بھی کہ غلبہ اقامت دین کی فکری وعلمی تحریک اور تنظیم کے تقاضے اتنے سادہ اور آسان نہیں جس قدر کہ ہم سمجھتے ہیں۔ ذاتی طور پر میرے لیے مدرسین کی تربیت گاہ میں شرکت بہت زیادہ مفید رہی۔ موضوعات کا انتخاب، مدرسین و مقررین کا چناؤ شرکائے تربیت کے لیے کھانے اور دیگر لوازمات وضروریات کا اہتمام وانصرام سب کچھ الحمدللہ بہت ہی عمدہ تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلبہ واقامت دین کے اس قافلہ سخت جان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور اسے مسلسل ”جادہ ومنزل“ کا گہرا شعور عطا فرمائے رکھے اور اسے اپنے مطلوب ومقصود تک پہنچنے کی سعادت وتوفیق عطا فرمائے رکھے۔ آمین

نگاہ کی حفاظت کیجیے!

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث قدسی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھ کی نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے خوف سے (دل کے تقاضے کے باوجود) اپنی نگاہ کی حفاظت کر لے میں اس کے بدلہ میں اسے ایسا پختہ ایمان دوں گا کہ جس کی لذت اور مٹھاس کو وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“ (ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مردوں اور عورتوں دونوں کو نگاہوں کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، آپؐ ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ آپؐ عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو جسمانی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں آنکھیں اللہ کی بہت بڑی نعمت ہیں اور یہ ایسی نعمت ہے جو بغیر مانگے مل گئی۔ نہ کوئی محنت کرنا پڑی، نہ پیسہ خرچ کرنا پڑا۔ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں ان ہی سے اس نعمت کی قدر ومنزلت معلوم ہو سکتی ہے۔

جس قدر سائنسی تحقیقات آگے بڑھ رہی ہیں ماہرین نے آنکھ اور اس کے اندر کے حالات کو ایک الگ کائنات قرار دے دیا ہے، اس دیکھنے کے عمل کو انسان کی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کا خالق ہے اس نے اس آنکھ کی مشین کو استعمال کرنے کا سلیقہ سکھایا۔ ظاہر ہے کہ مشین بنانے والے کی ہدایات کے مطابق مشین کو نہ چلایا جائے تو وہ مشین کیسے درست رہ سکتی ہے۔

اللہ رب العزت نے آنکھ کے استعمال کی جگہیں بتائی ہیں کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھیے اور اللہ کی قدرت کا دل سے یقین کیجیے، پھر اس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریے۔ قرآن حکیم میں کئی انداز سے اس کی تعلیم دی گئی یہاں تک فرمایا جیسا کہ ترمذی میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اس آنکھ کے ذریعہ محبت سے ماں باپ کی طرف دیکھو گے تو ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

جب اس آنکھ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہی عبادت اور ثواب کا ذریعہ بنتی ہے اور اگر اس آنکھ کا استعمال احکام الٰہیہ کے خلاف کیا جائے، نگاہ کا استعمال غلط ہونے لگے تو پھر اس انسان کا ذہن بھی برے خیالات کا مرکز بن جاتا ہے۔ دماغ کی کمزوری اور حافظہ کی کمزوری سامنے آتی ہے، کاموں میں دل نہیں لگتا، نیند کم ہو جاتی ہے، قوت ارادی ختم ہو جاتی ہے، یہ ساری مشکلات صرف آنکھ کی حفاظت نہ کرنے کی بنا پر پیش آتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نگاہ کی حفاظت کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی باقاعدہ تربیت فرماتے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو اگر ضرورت کی وجہ سے راستہ میں بیٹھنا پڑ جائے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ راستہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظریں نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک بار پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ اچانک نظر پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا: ”اپنی نگاہ پھیر لو۔“ (رواہ مسلم)

سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بے شک ہر شخص سے کان، آنکھ اور دل کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

انسان سوچتا ہے کہ یہ تو بڑا مشکل کام ہے لیکن ہمت کر کے انسان نگاہ کی حفاظت کرنا شروع کر دے تو بہر حال اس پر قابو پا سکتا ہے۔

انسان اگر یہ چاہے کہ اس کی زندگی پُرسکون ہو، اس کے خیالات پاکیزہ ہوں، اس کی جسمانی اور روحانی صحت اچھی رہے تو اسے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا چاہیے۔ نگاہوں کی حفاظت کے فائدے اور نقصانات ذہن میں رکھے۔ قرآن حکیم اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتا رہے۔ اپنے گھر کا ماحول اور در و دیوار کو پاکیزہ رکھے، اپنی نشست وبرخاست کو پاکیزہ بنائے تو یقینی طور پر نگاہوں کی حفاظت ایک آسان عمل ثابت ہوگا۔

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ملک بھر میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ پنجاب شمالی

مقام	مدرس
دیوان خاص میرج ہال نزد مصریال چوک مصریال روڈ راولپنڈی کینٹ برائے رابطہ:0332-5151916	رضوان حیدر
گرینڈ پرل مارکی اڈیالہ روڈ نزد نادرا آفس جراعی سٹاپ راولپنڈی برائے رابطہ:0321-5159579	محمد احمد
دفتر حلقہ پنجاب شمالی مکان نمبر 139 ملت کالونی کمیٹی چوک راولپنڈی برائے رابطہ:0310-5240607	عمیر نواز خان
ریلیشن مارکی گلریز راولپنڈی برائے رابطہ:0321-5854718	عادل یامین
جامع مسجد حرمین شریفین گلزار قائد برائے رابطہ:0333-3004729	نعمان طارق
SHN شادی ہال نزد ڈھکنہ پل راولپنڈی برائے رابطہ:0343-547684 0301-5216911	محمد شہریار
العروس شادی ہال مین جی ٹی روڈ واہ کینٹ برائے رابطہ:0345-5418535	ظفر اقبال

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ پنجاب شمالی

مقام	مدرس
ایلفا بینکوئٹ ہال بحریہ ٹاؤن فیز 7 (نزد گارڈن سٹی گیٹ) راولپنڈی برائے رابطہ:0321-5101516 0312-2663007	حمزہ شاہد

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ اسلام آباد

مقام	مدرس
مسجد دیوان عمر فاروق ایف 10 مرکز، اسلام آباد برائے رابطہ:0300-8441682	اعجاز حسین
گیلکسی مارکی، نزد ترنول پھاٹک، اسلام آباد برائے رابطہ:0308-5021681	شعیب خالد
مسجد عثمان، ایچ 8/2، نزد اٹک پیٹرول پمپ، اسلام آباد برائے رابطہ:0333-7778686	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
ہمدان ہائٹس، فیز 5 غوری ٹاؤن، اسلام آباد برائے رابطہ:0300-5242873	محمد نعمان
دارالقرآن، مین ڈبل روڈ، سفاری بلاک، کورنگ ٹاؤن، اسلام آباد برائے رابطہ:0331-5060440	محمد علی آصف
جامع القرآن مسجد، قرآن کمپلیکس، پہونت، اسلام آباد برائے رابطہ:0345-5511341	مولانا خان بہادر
جامع مسجد اریگیشن، مانسہرہ روڈ، نزد جب پل، ایبٹ آباد برائے رابطہ:0333-5057120	میجر محمد سلطان
مکان نمبر 5، سٹریٹ 9، بلاک بی، نیول اینکریج، اسلام آباد برائے رابطہ:0333-8882332	انجینئر سعد محمود
ملن شادی ہال، مری روڈ، بہارہ کہو اسلام آباد برائے رابطہ:0310-5941584	راجہ محمد اصغر
جامع مسجد فاروقیہ، اپر بیروٹ، میرہ برائے رابطہ:0316-1535631	قمر عباسی

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ اسلام آباد

مقام	مدرس
حسنین مسجد، بلاک ای، شالیمار روڈ، نزد پنجاب کیش اینڈ کیری، سواں گارڈن، اسلام آباد برائے رابطہ:0334-5473875	شمس خان
احمد میرج ہال، ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد برائے رابطہ:0349-5209205	قاضی عارف
المیزان پبلک سکول، نمبل، مری برائے رابطہ:0312-5992634	ویڈیو پروگرام بانی محترم
جامع مسجد صدیق اکبر، پرانی کرپا روڈ، اسلام آباد برائے رابطہ:0300-5225574	قاری محمد الیاس
آدم لاج، پارک روڈ، چٹھہ بخت آور، اسلام آباد برائے رابطہ:0300-5114500	ڈاکٹر خالد محمود

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ پنجاب پوٹھوہار

مقام	مدرس
افتخار پلازہ کشمیر اسلامک سینٹر میرپور برائے رابطہ:3455806450	ویڈیو (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)
جامع مسجد القدس تترال چکوال برائے رابطہ:0332-5932578	خرم شہزاد بٹ
پرسٹو سکول چکوال برائے رابطہ:0335-8291851	ویڈیو (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)
مسجد صدیق اکبر صندل گوجر خان برائے رابطہ:0345-9750417	مشتاق حسین
مسجد العابد گوجر خان برائے رابطہ:0345-5588271	حافظ ندیم مجید

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ پنجاب پوٹھوہار

مقام	مدرس
مسجد دار الاسلام گوجر خان برائے رابطہ:0345-5588271	کامران منظور
مسجدِ رسول قیوم آباد برائے رابطہ:0346-7944037	شبیر حسین
مسجدِ رسول کہچی برائے رابطہ:0346-7944037	ظفر اقبال
دفتر تنظیم اسلامی بھون چوک، چکوال برائے رابطہ:0333-5918090	محمد شہزاد بٹ

مسجد ہیگل آباد چکوال برائے رابطہ:0312-5904139	حافظ اللہ یار
مرکز بیان القرآن نواز بشیر کالونی جہلم برائے رابطہ:0301-5868300	ساجد سہیل

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ ساہیوال ڈویژن

مقام	مدرس
مرکز تنظیم اسلامی شیخ کاٹن کالونی وہاڑی برائے رابطہ:0301-6579792	ڈاکٹر مظہر الاسلام
جامع مسجد آصف وعذرا، مؤکل کالونی ساہیوال برائے رابطہ:0300-6903815	عبداللہ سلیم صاحب
نزد پرانی سبزی منڈی پاکپتن برائے رابطہ:0322-7842775	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ ساہیوال ڈویژن

مقام	مدرس
قرآن اکیڈمی عارف والا برائے رابطہ:0300-0971784	پروفیسر نوازش رسول
مسجد عبداللہ بن مسعود بگیاں روڈ محلہ رسول پورہ حویلی لکھا برائے رابطہ:0308-2140217	مولانا اکرم مجاہد
جامع القرآن حویلی لکھا برائے رابطہ:0308-2140217	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

مقام	مدرس
حلیم ٹاور، جی ٹی روڈ، نشتر آباد، نزد نادرا آفس پشاور شہر برائے رابطہ:0333-9143505	فضل باسط
حیات آباد پشاور برائے رابطہ:0314-5193445	عبدالناصر صافی
دفتر تنظیم اسلامی کنٹونمنٹ پلازہ، شوبرا چوک نوشہرہ برائے رابطہ:0301-8093738	محمد حامد

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

مقام	مدرس
گلبرگ پشاور صدر برائے رابطہ:0312-9102402	ا متیاز علی

حلقہ کراچی جنوبی کے تحت رفقاء فیملی سہ ماہی تربیتی اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام تمام رفقاء و رفیقات کے لیے فیملی سہ ماہی تربیتی اجتماع بروز اتوار 6 فروری 2022ء مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا عنوان ''اچھا تعلق ایک طاقت'' رکھا گیا تھا۔ میزبانی کے فرائض ناظم تربیت نے ادا کیے۔ صبح 8:30 بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اجتماع کا شیڈول اور ترتیب سے شرکاء کو آگاہ کرنے کے بعد تلاوت قرآن پاک کے لیے ڈیفنس تنظیم کے رفیق حافظ ڈاکٹر محمد فصیح منصوری کو مدعو کیا۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 28، 29 کی احسن انداز میں تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد 20 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل محمد نعمان نے ''ہمارا اللہ سے تعلق'' پر بیان کیا۔ آپ نے سورۃ المزمل سے داعی دین کے 8 اوصاف بیان فرمائے جن میں قیام اللیل کا اہتمام، قیام اللیل میں ترتیل کے ساتھ تلاوت، دعوت دین اور اقامت دین کی ذمہ داری، کثرت سے اللہ کے مبارک اسماء کا ذکر کرنے، سب سے کٹ کر اللہ سے جڑنے، اللہ ہی کو وکیل بنانے اور اسی پر مکمل بھروسا کرنے کا ذکر کیا۔ بعدازاں امیر قرآن اکیڈمی شارق عبداللہ علوی نے بعنوان ''ہمارا کتاب اللہ سے تعلق'' پر خطاب فرمایا۔ بعدازاں راقم نے بعنوان ''ہمارا رسول اللہ ﷺ سے تعلق'' پر خطاب کیا۔ راقم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیات مبارکہ سے نبی اکرم ﷺ سے محبت، اطاعت اور دین کی نصرت کی عملی مثالیں پیش کیں۔ بعدازاں امیر محترم کا ایک ویڈیو کلپ ملاحظہ کیا گیا جس کا عنوان ''ہمارا تنظیم اسلامی سے تعلق'' تھا۔ آپ نے آٹھ امور کی طرف توجہ دلائی جس میں دعوت دین، حلقہ قرآنی سے جڑنا، نظم جماعت کی پابندی، اجتماعات اسرہ میں سو فیصد حاضری، سات روزہ تربیتی کورس کی تکمیل، جان و مال کے ساتھ جہاد، مطالعہ لٹریچر، گھر والوں کی اور اپنے ذات کی فکر کرنا شامل تھا۔

بعدازاں باہمی ملاقات اور چائے کے لیے 25 منٹ کا وقفہ دیا گیا۔ وقفہ کے بعد امیر کورنگی وسطی محترم عامر خان نے بعنوان ''ہمارا رمضان المبارک سے تعلق'' پر خطاب کیا۔ آپ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ بیان کی جس میں نبی ﷺ نے رمضان کی عظمت، لیلۃ القدر کی فضیلت، دن کے روزہ اور رات کے قیام کی اہمیت، روزہ افطار کرانے کی فضیلت کا بیان تھا۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کا مہینہ ہمارے لیے دعوت رجوع الی القرآن کرنے کا بہترین موقع عطا کرتا ہے۔ ہر رفیق ٹارگٹ کر کے 10 احباب کو کم ازکم دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دے، اگر ہمارے ذریعہ سے ایک شخص بھی سیدھے راستے پر آگیا تو ہمارے لیے بہترین صدقہ جاریہ بن جائے گا۔ بعدازاں ناظم تربیت نے بعنوان ''ہمارا گھر والوں سے تعلق'' پر خطاب کیا۔ آپ نے بذریعہ ملٹی میڈیا پریزینٹیشن ''گھر کی زندگی خوشگوار بنانے کے اصول'' احسن انداز میں بیان فرمائے۔ آپ کی گفتگو میں، رشتہ اور تعلق، مکان اور گھر، خواہش اور ضرورت، مادی ضرورتیں اور غیر مادی ضرورتیں، مزہ اور خوشی، توقع اور امید، ہوس اور محبت کے فرق کو احسن انداز میں پیش کیا۔ بعدازاں مقامی تناظیم کے اعتبار سے مذاکرہ کے لیے حلقہ بنادیئے گئے۔ مقامی امراء نے مذاکرہ کروایا جس کا موضوع تھا ''رفقاء تنظیم کا رمضان کے دوران باہم تعلق'' 25 منٹ کے دورانیے پر مشتمل یہ پروگرام

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ بہاول نگر

مسجد جامع القرآن رحمٰن ٹاؤن، فورٹ عباس رابطہ: 0321-7580111	نثار احمد شفیق
مسجد جامع القرآن حشمت کالونی ہارون آباد برائے رابطہ: 0333-6305730	سجاد سرور

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ بہاول نگر

مسجد جامع القرآن فاروق آباد شرقی بہاول نگر رابطہ: 0334-7021230	پروفیسر محمود اسلم
مسجد جامع القرآن گرین ٹاؤن مروٹ رابطہ: 0301- 6887871	شمس الحق اعوان
مسجد قبا گرین ٹاؤن ہارون آباد رابطہ: 0345-7058532	ناصر محمود
مسجد ابوایوب انصاری باہو چوک قاضی والا روڈ چشتیاں رابطہ: 0336-7103377	امین نوشاہی
مسجد علی نزد دی ویژن پبلک سکول فقیر والی رابطہ: 0321-7598646	بذریعہ ویڈیو

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ ملاکنڈ

مدرسہ دارالعلمہ والحکمہ گل آباد چکدرہ رابطہ: 0343-0912306	ممتاز بخت
مسجد اتات خیل غالیگے سوات رابطہ: 0346-9475724	حبیب علی
جامع مسجد اختر غونڈئی بٹ خیلہ رابطہ: 0301-8523897	شوکت اللہ شاکر (منتخب نصاب)
مدرسہ علوم القرآن سلیمان خیل خار بٹ خیلہ رابطہ: 0346-9447898	قاری امیر رحمٰن
برھجرہ خود ملاکلے جار، باجوڑ رابطہ: 0300-5656750	شاہد لطیف
دفتر تنظیم اسلامی تیمر گرہ رابطہ: 0345-9535034	ویڈیو بانی محترمؒ

رہا۔ اسی دوران خواتین سیکشن میں محترمہ زوجہ عامر خان نے بعنوان ''خواتین اور شہر عظیم'' کے عنوان کے تحت تذکیر کی سعادت حاصل کی۔ آخیر میں امیر حلقہ کراچی جنوبی محترم محمد فیصل منصوری نے اختتامی کلمات، ہدایات اور دعا فرمائی۔ آپ نے تمام شرکاء کا عموماً اور مدرسین کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں خوب محنت کی۔ تمام مدرسین کے خطابات پر مختصر تبصرہ اور اعادہ بھی فرمایا۔ ان کا کہنا تھا کہ امیر محترم نے اپنے ویڈیو کلپ میں جن چیزوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان پر عمل درآمد کے لیے حتی المقدور سعی کرنی ہے۔ امیر حلقہ کی دعا پر اس بابرکت محفل کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: محمد سہیل)

حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ شمالی کراچی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع 20 فروری، بروز اتوار صبح 9 بجے قران اکیڈمی یاسین آباد میں منعقد ہوا۔ اس بار یہ اجتماع رفقاء کے ساتھ ساتھ رفیقات اور ان کی فیملیز کے لیے بھی تھا۔ میزبانی کے فرائض مقامی تنظیم فیڈرل بی ایریا نے انجام دیئے۔ اجتماع کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا محترم حافظ ایاز نے سورۃ الکھف کی آیات 32 تا 44 کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں نقیب اسرہ بحریہ ٹاون تنظیم محترم عمران چھاپڑا نے انہی آیات کے حوالے سے تذکیر بالقران کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد محترم سہیل صدیقی نے ''برکت کا اسلامی تصور'' کے موضوع پر مطالعہ حدیث کرایا۔ موصوف نے کئی احادیث کی روشنی میں اس تصور کو واضح کیا کہ برکت کسی شہ کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی کسی شہ میں برکت کا باعث ہے۔ بعد ازاں ملتزم رفیق نارتھ ناظم آباد محترم عمیر کریم خان نے آداب واخلاق کے ضمن میں ''سیکھنے سکھانے کے آداب'' بیان کیے۔ اس حوالے سے انہوں نے اخلاص نیت، استاذ کے مقام کی اہمیت کو اجاگر کیا اور ریاکاری کی ہلاکت کو بیان کیا۔ چائے اور باہم ملاقات کے وقفہ کے بعد محترم انس اعجاز نے انتہائی خوبصورت حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر رضوان نے ''جنک فوڈ'' کے نقصانات بیان کیے۔ اس حوالے سے انہوں نے سادہ اور تازہ غذا کے استعمال پر زور دیا۔ اس کے بعد ناظم تربیت حلقہ کراچی شمالی محترم سید فاروق احمد نے ''موجودہ دور کے درپیش چیلنجز'' کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔ موصوف نیٹ کے بے جا استعمال کے نقصانات کا ذکر کیا اور اپنے فیملی سسٹم کی بقا اور تحفظ کے لیے ذاتی رابطوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اجتماع کے آخر میں 8 سے 16 سال تک کے بچوں کے درمیان مقابلہ حسن قراءت کا اہتمام ہوا۔ تمام بچوں نے بڑے احسن انداز میں تلاوت کلام پاک پیش کیا۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات بھی دیئے گئے۔ اجتماع کے آخر میں امیر حلقہ محترم سید سلمان نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد تمام مقررین اور رفقاء ورفیقات کا شکریہ ادا کیا اور گھریلو اسرہ کی یاد دہانی کے ساتھ رفقاء کو رمضان المبارک کی تیاری کرنے کی نصیحت فرمائی۔ امیر حلقہ کی دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی وجہد کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے اور ہمارے لیئے توشۂ آخرت بنائے۔ (مرتب کردہ: محمد ارشد، معاون حلقہ برائے تربیتی امور)

تنظیم اسلامی دیر کے زیر اہتمام سہ روزہ دعوتی اجتماع

22 فروری 2022ء کو تنظیم اسلامی دیر بالا و بیبیوڑ کا مشترکہ سہ روزہ دعوتی اجتماع علاقہ براول بانڈی میں منعقد ہوا۔ امیر حلقہ جناب ممتاز بخت اور ناظم تربیت جناب نبی محسن نے خصوصی طور اس پروگرام میں شرکت کی۔ دس رفقاء پر مشتمل یہ جماعت عصر کے وقت جامع مسجد محلہ بابا صاحب پہنچ گئی۔ رفقاء نے نماز تحیۃ المسجد ادا کی اور مشاورت کی۔ اس مسجد کے ساتھ ساتھ تین اور بڑے مساجد میں دعوتی خطابات کا پروگرام بنایا۔ مذکورہ مسجد میں امیر مقامی تنظیم بیبیوڑ محترم حسین احمد، راقم الحروف تین اور رفقاء نے پروگرام کا آغاز کیا۔ حسین احمد نے عظمت قرآن وقرآن مجید کے حقوق پر 45 منٹ خطاب کیا جو کہ 60 افراد نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سماعت کیا۔ بعد از نماز مغرب امیر حلقہ وناظم تربیت نے دوسرے دو بڑے مساجد میں خطابات کیے۔ بعد نماز مغرب حسین احمد نے مسجد مذکورہ میں ''عبادت رب'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس نشست میں رفقاء کے علاوہ 50 افراد نے شرکت کی۔ دوسرے دن راقم نے تمام رفقاء کو سحری کے وقت 4:15 بجے نماز تہجد کے لیے جگایا۔ بعد از نماز فجر حسین احمد نے درس قرآن دیا۔ آرام اور ناشتے کے بعد صبح 9:30 بجے پر لوگوں کو تربیتی نشست میں دعوت دینے کے لیے رفقاء کے دو گروپ بنا لیے۔ لوگوں کو دعوت دینے کے طریقہ کار پر تین گھنٹے مسلسل مذاکرہ ہوا، جو کہ نماز ظہر تک جاری رہا۔ کھانے اور آرام کے بعد رفقاء بازار میں دوسرے لوگوں کو دعوت دینے کے لیے گئے۔ بعد از نماز عصر ''راہِ نجات'' پر بڑی جامعیت کے ساتھ خطاب ہوا۔ اسی مسجد میں بعد از نماز مغرب ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور مقرر نے تنظیم میں شمولیت کی دعوت پر زور دیا۔ تنظیم بیبیوڑ کے ناظم دعوت جناب عالم زیب نے ایک اور جامع مسجد میں ''فرائض دینی'' پر مفصل خطاب کیا۔ ان نشست میں تقریباً 120 افراد نے شرکت کی۔ مسجد متولی جناب حاجی رحمت اللہ نے ہمارے ساتھ خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ ایک صاحب نے دعوت سے متاثر ہو کر باقاعدہ تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ تیسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر ''فرائض دینی'' کے موضوع پر درس قرآن ہوا۔ درس کے بعد اختتامی دعا پر اس سہ روزہ دعوتی اجتماع کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں میں شریک لوگوں کو جزائے خیر سے نوازے اور ہم سب کے لیے یہ سعی اپنی دربار عالیہ میں اپنی رضا واُخروی نجات کا ذریعہ بنادے۔

(رپورٹ: سعید اللہ خان، مقامی امیر تنظیم دیر بالا)

تنظیم اسلامی دیر بالا کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع

تنظیم اسلامی دیر بالا کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع 30 جنوری 2022ء کو منعقد ہوا۔ جس میں امیر حلقہ جناب ممتاز بخت نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے درس قرآن سے ہوا۔ درس قرآن رفیق تنظیم مولانا مسعیل احمد نے دیا۔ انہوں نے فکر آخرت پر زور دیا۔ درس قرآن کے بعد درس حدیث دیر بالا کے معتمد محترم لائق سید نے دیا۔ انہوں نے ''فرائض دینی'' کے سہ منزلہ درجات پر مفصل خطاب کیا۔ اس کے بعد جناب محمد حنیف نے رفقاء کے اوصاف بیان کیے اور اسی موضوع پر مذاکرہ بھی ہوا۔ بعد ازاں مرکز سے موصول شدہ سرکلر ''احسان واسلام'' کا مطالعہ کروایا گیا۔ تمام رفقاء نے باری باری ایک ایک ورقہ کا مطالعہ کرایا۔ بعد ازاں امیر حلقہ محترم ممتاز بخت نے خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے رفقاء کو تنظیم کے تمام پروگراموں میں بروقت اور کل وقتی شرکت پر زور دیا اور انفاق مال پر بھی ترغیب وتشویق دلائی۔ آخر میں مقامی امیر نے تمام رفقاء کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ بعد از نماز ظہر مقامی مسجد شالیمار میں امیر حلقہ نے ''فرائض دینی کے جامع تصور'' پر مفصل خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں رفقاء کے علاوہ 40 احباب نے بھی شرکت کی۔ ظہر پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ امیر حلقہ اور رفقاء اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری سعی جدوجہد کو قبول فرما کر توشہ آخرت بنادے۔ آمین! (رپورٹ: سعید اللہ خان، امیر مقامی دیر بالا)

Muslims Face Serious Risk of Genocide in India

Khurshid Alam

As Hindutva fascists rampage throughout India without hindrance, the risk of genocide of Muslims has escalated alarmingly. All the markers are there: leaders of the Hindutva terrorist brigade have openly called for exterminating Muslims. Cow vigilantes have attacked and murdered Muslims accusing them of eating beef even while the $4 billion beef industry is owned predominantly by Hindus.

Muslims are discriminated against in education and, therefore, jobs. Their properties and businesses are targeted and destroyed. Last December, a public meeting held by Hindu fascists in what was called a 'Religious Parliament', openly called for the genocide of Muslims. Members of the ruling Bhartiya Janata Party (BJP) were in attendance. No action has been taken against these Hindus openly calling for the murder of Muslims.

The latest manifestation of Hindutva hatred is the ban on Muslim girl students wearing hijab to school or college. Some commentators in India have pointed to the hypocrisy of the hijab ban. Sikhs can wear a turban while serving in the army or police but Muslim girls cannot wear the hijab to school. True, the ban has sparked protests across India but these are unlikely to force Hindu fascists to back off. They are working to a larger agenda.

Two other factors have contributed to the heightened sense of fear among Muslims in India. The courts no longer provide justice; they side with the Hindu majority pandering to their demands. Further, the Narendra Modi regime and its goons are active supporters of the Hindu terrorists. Modi himself has emerged from the bowels of the fascist outfit, Rashtriya Swayamsevak Sangh (RSS).

On February 7, 2022, the website of the Deoband Madrassa, the Darul Uloom, was taken down amid allegations that it was violating the rights of children. The ban order was issued by a local magistrate. There are fears that Uttar Pradesh state where the madrassa is located, might order the shut-down of the oldest Islamic madrassa in India.

This was followed, less than two weeks later by a court in Ahmadabad (Gujarat state) sentencing 38 Muslims to death for the 2008 bomb blasts that killed 57 people and dozens of others were injured. Lawyers for the accused said after the February 18 verdict that they would appeal against the sentences to a higher court. Given anti-Muslim hatred in India, there is little chance of getting justice from the courts.

What is to be done as the 200 million Muslims face an existential threat in India? There have been protests in India especially over the hijab ban but such actions have made little difference to the Hindu fanatics that are working to a set agenda. They have made no secret of the fact that they want to turn it into an exclusivist Hindu state in which there is no room for Muslims, Christians or other religious minorities.

Already, Muslims live in so much fear that they have adopted Hindu names and Muslim women go out wearing Hindu symbols to hide their identity. Let us dispense with the nonsensical notion that India is a democracy. It is not, regardless of how many elections it holds. Elections had brought Adolf Hitler to power in Germany. The Hindu fascists have taken the Hitlerite ideology and are implementing it in India against Muslims.

Nor would the western world pay any attention to the plight of Muslims, in India or elsewhere. Western regimes are in the forefront of terrorizing Muslims in their own societies so why would they care about Muslims in India even if they constitute 200 million people? The west is only interested in trade with India and wants to use it as a bulwark against China, their new rival on the global stage.

This leaves the Muslim world. True, there are 57 Muslim nation states but will they do anything to protect the 200 million Muslims? Some of them

them are actively courting India for business opportunities. These include Saudi Arabia, the UAE and a host of others. There are also an estimated 10 to 12 million Hindus working in these countries. If the Arabian regimes were to issue a warning that they would expel all Indian workers if Muslims in India are harmed, there is little doubt that Delhi would take notice. The big question is: will they do so? Having abandoned the Palestinians to the Zionist wolves, what chances are there for these regimes taking a stand in defence of India's 200 million Muslims?

That leaves governments like Pakistan, Turkey and Iran. While Pakistan has little or no trade (because of the ongoing Kashmir dispute), it alone would not be able to make much difference. Turkey has issued some statements. If the Erdogan-led government is serious, it must take practical steps to confront the Hindu fascists.

Unfortunately, Iran is doing brisk business with India. True, it faces serious economic challenges because of the illegal western sanctions but will it take a stand against the genocide of Muslims? How far will it go? The Muslim population of India is about 2.5 times the total population of Iran. Are 200 million innocent lives in India worth saving?

Collectively, the Muslim world can stop India's genocidal policies against Muslims and force it to desist. What is required is will power. Can the Muslim world take a stand, or even some countries in the Muslim world, or will they allow the extermination of 200 million Muslims and later shed crocodile tears over their fate?

Courtesy:*https://crescent.icit-digital.org/*

پریس ریلیز 18 مارچ 2022ء

بھارتی عدلیہ آر ایس ایس اور بی جے پی کی بی ٹیم بن چکی ہے

شجاع الدین شیخ

بھارتی عدلیہ آر ایس ایس اور بی جے پی کی بی ٹیم بن چکی ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے بھارتی ریاست کرناٹک کے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی جس کے مطابق تعلیمی اداروں میں حجاب پر ریاستی پابندی کو جائز قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ حجاب پہننا مذہب اسلام کا لازمی جزو نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ بھارتی عدلیہ کو اسلام کے حوالے سے فتویٰ جاری کرنے کا اختیار کس نے دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ اگرچہ بھارت کے آئین کا آرٹیکل 25 بھارت میں تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے بنیادی حقوق کی یکساں ضمانت دیتا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوتوا ذہنیت اور مسلمانوں سے شدید نفرت نے بھارت کے تمام اداروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اب آئین کی نئی تشریح اسی ذہنیت کے تابع کی جا رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ تمام مسلم ممالک پر لازم ہے کہ وہ بھارتی مسلمانوں کا بھرپور ساتھ دیں اور اُن کی اپنے دین کو بچانے کی جدوجہد میں ہر ممکن مدد کریں۔ مسلمان ممالک بحیثیت مجموعی کم از کم بھارت کا سفارتی اور تجارتی بائیکاٹ کریں تا کہ اُسے مجبور کیا جا سکے کہ وہ مسلمانوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو ہر صورت یقینی بنائے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 25 سال، تعلیم بی ایس سی کمپیوٹر سائنس، قد "8 '5 کے لیے دینی مزاج کی حامل، تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0321-4204461

☆ لاہور میں رہائش پذیر نوجوان، عمر 38 سال، ایئر لائن میں ملازمت کو عقد ثانی کے لیے (پہلی بیوی سے بوجہ علیحدگی) دینی مزاج کے حامل دراز قد لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0320-4437254

☆ لاہور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم بی ایس انگلش لٹریچر، قد "5 '5 کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ اور برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0321-4204461

☆ سکھر میں رہائش پذیر صدیقی اردو سپیکنگ فیملی کو اپنے بیٹے، رفیق تنظیم اسلامی، عمر 33 سال، قد "9 '5، تعلیم ایم اے اردو، ایل ایل بی، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، برسر روزگار، کے لیے دینی مزاج کی حامل، کنواری لیڈی ڈاکٹر یا لیکچرر کا رشتہ درکار ہے۔ سکھر اور بہاول پور کی رہائشی فیملی قابل ترجیح۔

برائے رابطہ: 0334-2763172 , 0300-0215456

إنا لله وإنا إليه راجعون — دعائے مغفرت

☆ گجرات تنظیم کے مبتدی رفیق عامر امین بٹ کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0313-7912277

☆ گوجرانوالہ تنظیم کے ملتزم رفیق خورشید نبی نور کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0322-5540735

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَاَدْخِلْھُمَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

Vol. 31 Regd. C.P.L NO. 114 No.12
Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore